SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 17, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad), in the Chair.

(*RECITATION FROM THE HOLY QURAN*)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿٣٣﴾
ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾

[ترجمہ : اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی (کہ مطلق) دور نہ ہوگی یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یعنی) ہر رجوع لانے والے حفاظت کرنے والے سے جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور رجوع لانے والا دل لے کر آیا۔ اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ وہاں وہ جو چاہیں گے ان کے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں اور بھی (بہت کچھ) ہے۔]

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 17, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad), in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿٣٣﴾
ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَاءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾

[ترجمہ : اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی (کہ مطلق) ' دور نہ ہو گی
یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یعنی) ہر رجوع لانے والے
حفاظت کرنے والے سے جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور رجوع لانے والا دل
لے کر آیا۔ اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن
ہے۔ وہاں وہ جو چاہیں گے ان کے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں اور بھی
(بہت کچھ) ہے۔]

جناب چیئرمین : جزاک اللہ۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ! PDA نے جس طرح 18/ نومبر کو اپنے ہنگامے کا اعلان کیا ہے اس کے پیش نظر حکومت نے بجا طور پر مختلف احتیاطی تدابیر اختیار کی ہیں اور انہوں نے کالج، ہوسٹل اور یونیورسٹیاں بھی بند کی ہیں اور ہوسٹل خالی کرنے کو بھی کہا گیا ہے لڑکوں کے کالجز میں کچھ دنوں میں امتحان ہونے والے ہیں چونکہ اس طریقے سے وہ disturb ہو گئے تو کیا حکومت کچھ سوچے گی کہ یہ امتحان مزید چند دنوں کے لئے ملتوی کیے جائیں تاکہ وہ تیاری کر سکیں۔

جناب چیئرمین : یہ تو آپ سوال پوچھ رہے ہیں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میں اور کسی طریقے سے پوچھ نہیں سکتا تھا یہ بڑا اہم قومی مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین : جی وزیر پارلیمانی امور کچھ بتائیں گے ؟

چوہدری امیر حسین : جناب یہ تو صوبائی معاملہ ہے اور..................

جناب چیئرمین : بہر حال آپ ان کی concern convey کر دیں۔

چوہدری امیر حسین : ہاں وہ ہو جائے گا۔ وہ تو رجسٹر ہو گئی ان کی بات۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ جی حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب کل کوئٹہ میں، کوئٹہ سے باہر کوئی 147 سیاسی ورکروں کو فیڈرل سیکورٹی فورسز کے ذریعے مارا پیٹا گیا اور ان کو گرفتار کیا گیا اور وہ سیاسی آزادی کے اظہار کے لئے اسلام آباد کی طرف آ رہے تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ وہاں پر صوبہ بلوچستان میں جو امن و امان کی صورت حال ہے وہ خراب ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی کچھ اظہار ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین : جی بہر حال یہ بھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا لیکن منسٹر صاحب نے نوٹ کر لیا ہے۔

چوہدری امیر حسین : جی ہاں صوبائی حکومت سے پوچھتے ہیں جی۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: جی question hour جی۔ جی پہلا سوال نمبر 7 جام کرارالدین صاحب۔

17. ***Jam Kararuddin:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that vaccinators appointed in 1967 are still working in the same scale of pay; if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to give them higher scale of pay, if so, when?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) No. The Scale was revised from BPS-3 to BPS-5 in 1982.

(b) Yes. A proposal for the grant of BPS-7 to 33% posts of Vaccinators is under consideration of the Finance Division and will be implemented on their approval.

Mr. Chairman: Supplementary question?

Mr. Chairman: No supplementary. Next question No. 113 — Mir Abdul Jabbar Sahib.

@113. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) the number of seats reserved for each province in the National College of Textile Engineering, Faisalabad; and

(b) the number of students admitted in the said college during the years 1989—92 against the quota reserved for Balochistan indicating also their names and District of Domicile?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) The number of seats reserved for each province in the National College of Textile Engg., Faisalabad

during the past years and from the academic session 1992 is indicated below :—

	Prior to academic year 1992	Effective from academic year 1992
Punjab.	21	42
Sindh :		
(Rural)	6	12
(Urban)	3	6
NWFP	5	10
Balochistan	3	6

(b) Number of students admitted each year against the quota of Balochistan was three, as per details below :—

Session	Name & Father's Name	District of Domicile
1989	Mr. Abdul Faheem S/o Abdul Hameed	Quetta
	Mr. Saqib Nisar S/o Nisar Ahmed	Quetta
	Mahboob Ahmed S/o Saeed Ahmed	Quetta
1990	Saleem Javed S/o Haji Fateh Khan	Kalat
	M., Arif Maqbool S/o M. Maqbool	Quetta
	Syed Arif Hussain S/o Syed Akhtar Hussain	Quetta
1991	Syed Zulifqar Ali S/o Mohammad Sulman Ali	Quetta
	Mohammad Kamran S/o Mohammad Anwar	Quetta
	Muhammad Valeed Sabir S/o Ghulam Sabir Khan	Quetta

1992. Six seats have been allocated for Baluchistan from the academic year 1992. Following candidates have been selected against these seats :—

	Name & Father's name	District of Domicile
1.	Mr. Muhammad Irfan S/o Dr. Muhammad Ismail	Quetta
2.	Mr. Imran Haider S/o Shoukat Ali	Quetta
3.	Mr. Mohammad Naveed S/o Muhammad Shafi	Quetta
4.	Mr. Qasim Raza S/o Ali Raza Hassan	Quetta
5.	Mr. Muhammad Suleman S/o Fahimul Haq	Quetta
6.	Mr. Ikramul Haque Khan S/o Atta-ul-Haq Khan	Quetta

The candidates indicated at Sl. No. 1—5 have since joined the classes but the candidate at Sl. No. 6 has not so far joined.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال...............جی منظور گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا اور اس سے پہلے بھی اس قسم کے سوالوں پر ہاؤس سے گزارش کی تھی کہ کیا وزیر موصوف یا ان کا محکمہ اس کی یقین دہانی کرائے گا کہ جو list مہیا کی گئی ہے کہ کیا واقعی ان کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس case کو صوبائی حکومت کی تصدیق کے لئے بھیجیں گے یا نہیں۔ کیونکہ ہمیں شک ہے کہ یہ جعلی ڈومیسائل ہیں جو حاصل کئے ہیں، تو کیا ان کا ارادہ ہے کہ صوبائی حکومت کی تصدیق کے لئے بھیجیں گے؟

شیخ رشید احمد : جناب چیئرمین ! اگر مجھے تھوڑی سی اجازت ہو تو پہلی دفعہ یہ کیا گیا ہے کہ میں نے آنے کے بعد اس میں double seats کی تھیں اور پھر یہ case صوبے میں ہائی کورٹ میں چلا گیا۔ بلوچستان ہائی کورٹ نے بھی ہمیں کہا کہ totally merit پر ہیں۔ بلوچستان ہائی کورٹ اور بلوچستان گورنمنٹ نے بھی اور کالج نے مل کر جو لوگ merit پر آتے تھے جی exactly ، میری اپنی بھی آٹھ seats تھیں میں نے وہ بھی withdraw کر کے آٹھ کی آٹھ merits پر رکھی ہیں اور اس سے زیادہ کیا بلوچستان ہائی کورٹ نے بھی اس کی چھان بین کی ہے خصوصی طور پر بلوچستان کے طلباء کے بارے میں ، اور جو seats وہاں سے final ہوئیں اور میرٹ پر آئیں ان کو ہم نے call کر لیا۔

میر عبدالجبار : محترم وزیر صاحب کا شکریہ سر ہمیں اس میں جو تکلیف اور شائبہ ہے وہ یہ کہ جو لسٹ ہمارے سامنے ہے نہایت افسوس اور دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ وہاں کے مقامی سٹوڈنٹس کی نہیں ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ seats بلوچستان کے لوگوں کے لئے ہوں۔ تو از راہ کرم وزیر صاحب جس طرح میرے دوست گچکی صاحب نے فرمایا یہ معلوم فرمائیں گے کہ اس میں local کتنے ہیں؟

شیخ رشید احمد : جناب چیئرمین ! میں نے عرض کیا کہ یہ case بلوچستان ہائی کورٹ میں رٹ ہوا ، admissions رکے رہے اور اس میں ایک ایک جتنے بلوچستان کے سٹوڈنٹس تھے اگر کسی کا ڈومیسائل ٹھیک تھا غلط تھا بلوچستان ہائی کورٹ میں لوگوں نے رٹ کی اور ہائی کورٹ نے بیٹھ کر کالج کے ساتھ مل کر چھان بین کی اور اس سے زیادہ تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر ان کے پاس کوئی notice ہے تو بتائیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : کیا یہ داخلے سے پہلے کسی اخبار میں تشہیر ہوئی تھی ؟

شیخ رشید احمد : جی ہاں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : کیا آپ ان کے addresses دے سکتے ہیں ؟

شیخ رشید احمد : جی ہاں دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال 140-

140. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Foreign affairs be please to state:

(a) the existing number of the Ambassadors and High Commissioners of Pakistan belonging to Balochistan Province, indicating also their names and place of posting; and

(b) the names and designations of employees in Pakistani Missions/abroad belonging to the province of Balochistan?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: (a) Presently 3 Ambassadors/High Commissioners (1 career and 2 non-career) belonging to Balochistan Province are serving abroad. A list containing their names and place of posting is placed at Annexure-A.

(b) At present 18 employees belonging to the province of Balochistan are serving in Pakistan Missions abroad. A list containing their names and designations is placed at Annexure-B.

Annexure-A

LIST OF AMBASSADORS/HIGH COMMISSIONERS BELONGING TO BALOCHISTAN PROVINCE

S. No.	Name	Place of Posting	Remarks
1.	Mr. Ashraf Jehangir Qazi.	Moscow	
2.	Mr. Jamshed K.A. Marker.	UN New York	On contract till 25 August, 1993
3.	Mir Mohammad Naseer Mengal	Doha	On contract till 17 April, 1993

Annexure-B

LIST OF OFFICERS/OFFICIALS SERVING IN PAKISTAN MISSION ABROAD BELONGING TO BALOCHISTAN PROVINCE

S. No.	Name and Designation	Grade	Place of Posting
1	2	3	4
1.	Mr. Habibur Rehman, Counsellor.	19	New Delhi
2.	Mr. Khalid Aziz Babar, Counsellor;	19	Canberra
3.	Mr. Galib Iqbal, Second Secretary.	18	Stockholm
4.	Mr. Salik Khan H. Qadri, Third Secretary.	17	Muscat
5.	Mr. Asif Ali Khan Durrani, Third Secretary.	17	New Delhi
6.	Mr. Ejaz Hussain, Stenographer.	15	Geneva
7.	Mr. Rafiqur Rehman Sanjrani, Stenographer.	15	Madrid
8.	Mr. Saifullah Baluch, Stenographer.	15	Vienna
9.	Mr. T.A.J. Siddiqui, Cypher Assistant.	12	Buenos Aires
10.	Mr. Tajuddin Malik, Cypher Assistant.	12	New Delhi
11.	Mr. Khalid Mahmood, Cypher Assistant.	12	Jakarta

1	2	3	4
12.	Mr. A. Rashid Afridi, Cypher Assistant.	12	Khartoum
13.	Mr. Mukhtar A. Waheed, Assistant.	11	Damascus
14.	Mr. Muhammad Bashir, Assistant.	11	Sana'a
15.	Mr. Ali Haider, Driver.	4	Lagos
16.	Mr. Sulemain Khan, Driver.	4	Zahidan
17.	Mr. Mohammad Bashir, Driver.	4	Copenhagen
18.	Mr. Nizam Din, Security Guard.	1	Lagos

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

میر عبدالجبار : نہیں جناب۔

جناب چیئرمین : جی جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جونیجو صاحب کی حکومت میں چار سفیر non-carrier تھے اور پہلی دفعہ بلوچستان کو اس طرح حصہ ملا تھا تو یہ کمی اب کب تک پوری ہو گی ؟

جناب محمد صدیق خان کانجو : سر، کمی پورا کرنے کا سوال نہیں کیونکہ اس وقت کل 21 ہیں اس میں سے دو non-carrier بلوچستان میں سے ہیں۔ that make more than what is the quota of Baluchistan over the Ambassador' appointment.

سید فصیح اقبال : جناب یہ مارکر صاحب کا جو کوٹہ ہے وہ میرٹ کا ہے جب آپ نے دس فیصد میرٹ رکھا ہے پاکستان میں تو کیا مارکر صاحب میرٹ پر ہیں۔

جناب چیئرمین : کیا مطلب میرٹ کا کوئی امتحان لیا تھا۔ میرٹ سے کیا مراد ہے ؟

سید فصیح اقبال : نہیں سر ایک کوٹہ رکھا ہے۔ ویسے، میرٹ کا مطلب out-standing person suitable for particular job ہے۔

جناب چیئرمین : وہ تو آپ بھی ہیں۔

سید فصیح اقبال : نہیں حضور میں عرض کر رہا ہوں جو پارسی یا بھاٹیا ہمیں ملتا ہے ان کو بلوچستان کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔ we own them لیکن میرٹ quota سے۔۔۔

جناب چیئرمین : یعنی میرٹ کوٹہ وہاں پر ہوتا ہے جہاں کوئی امتحان ہو انٹرویو ہو پھر نمبر ہوں کہ بھئی یہ اوپر آیا ہے، وہ نیچے آیا ہے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب بڑی زیادتی ہے ایک چیز میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ مارکر صاحب جیسے پکے پاکستانی اور اعلیٰ سفارت کار کو یہ کہنا کہ وہ یوں ہے، یوں ہے۔ تو میں کہوں گا معزز سینٹر صاحب سے کہ وہ خیال رکھیں۔

Mr. Chairman: He is a very fine Ambassador. Yes. Fazal Agha Sahib.

سید محمد فضل آغا : شکریہ جناب میں گزارش کروں گا کہ کانجو صاحب بڑے مہربان ہیں بلوچستان کے معاملے میں، اور جیسے ابھی فصیح صاحب نے فرمایا کہ مارکر صاحب واقعی بنیادی طور پر بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان کی فارن سروس میں پانچ یا پانچ سے زیادہ نہیں ہو سکتے ہیں اور ان پانچ میں ایک مارکر صاحب بھی ہیں۔ لہذا ان کی تقرری مکمل طور پر merit پر ہے جسے آپ بھی اور میں بھی بہتر سمجھتے ہیں لیکن کانجو صاحب سے یہ ضرور گزارش کروں گا کہ اس میں ایک seat کا اضافہ ضروری ہے۔

جناب چیئرمین : یعنی آپ کا مطلب یہ ہے کہ جو اچھا Ambassador ہو اس کو اس کھاتے سے نکال دو۔ اور نالائق لوگوں کو لگایا جائے اس لئے کہ وہ quota میں آتے ہیں۔

سید محمد فضل آغا : نہیں جناب، نہیں جناب، یہ بات نہیں ہے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : سر، یہ بڑی زیادتی ہے۔

Syed Muhammad Fazal Agha: Kanju Sahib, let me finish, Sir. You have the patience, you are the Minister, you have always the floor.

سر گزارش یہ ہے کہ بلوچستان کا کبھی بھی 3:1............

جناب چیئرمین: نہیں آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ صرف نالائق آدمی کوٹے میں آنے چاہئیں۔

سید محمد فضل آغا: نہیں جناب آپ کیوں لقمہ دیتے ہیں ؟

جناب چیئرمین: میں خود نہیں سمجھ رہا آپ کا سوال، تو ان سے کیا کہوں کہ جواب دیں۔

سید محمد فضل آغا: جناب ! مطلب یہ ہے کہ کچھ کیریئر diplomates ایسے ہوتے ہیں جو آپ اور گورنمنٹ بہتر سمجھتے ہیں کہ بعض ایسی حساس ہوتی ہیں جن کے لئے بہت ہی تجربہ چاہئے اور مارکر صاحب کے level کے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا اس ضرورت کے تحت اس کو اس کوٹے میں شامل نہ کریں بلکہ گزارش یہ ہے.................

جناب چیئرمین: اب یحییٰ بختیار صاحب Leader of the opposition ہیں آپ کیا کہیں گے یہ میرٹ پہ ہے یا کوٹے پہ ہیں۔

سید محمد فضل آغا: وہ تو اپوزیشن کے میرٹ پہ ہیں ناں سر۔

(قطع کلامی)

سید محمد فضل آغا: جناب ! میری آخری گزارش یہ ہے کہ ہمیشہ ہمارا کوٹہ 1956ء سے کسی بھی cadre میں exceed نہیں کیا ہے۔ اگر یہ یہاں پہ فیاضی سے کام لے کر ایک اور Ambassador بلوچستان سے لگوا دیں۔ تو۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا مطالبہ یہ ہونا چاہیے کہ زیادہ ہمیں دیں، ہمارا پسماندہ علاقہ ہے۔

سید محمد فضل آغا: یہی گزارش ہے ناں جی۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب میں ایک clarification کر دوں کہ quota ‏3ء5 فیصد ہے اور موجودہ بلوچستان کی representation ‏3ء96 فیصد کی ہے۔

جناب چیئرمین : مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل : جناب والا! آپ نے کہا ہے کہ quota میں وہ قابل نہ ہو۔ کوٹہ، پھر میرٹ۔ یہاں بات ہو رہی ہے کہ میرٹ پھر کوٹہ۔ کوٹہ، پھر میرٹ۔ اس طرح سے ہے۔

جناب چیئرمین : حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : میرا سوال تھا کہ ڈپٹی چیئرمین کا عہدہ میرٹ پر ہے یا کوٹہ پہ ہے۔

جناب چیئرمین : یہ میرٹ پہ ہے۔ جی ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی صاحبہ۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی : جناب چیئرمین صاحب ابھی وزیر صاحب نے بڑے فخر سے کہا ہے کہ ہماری جو سیٹیں ہیں اپنے کوٹہ سے زیادہ ہیں۔ پہلی دفعہ اگر ایک آدمی زیادہ ہوا تو منسٹر صاحب کو اتنی تکلیف ہوئی تو اس کے حساب سے ہمیں پھر بیالیس سال کا حساب دے دیں اس معاملے میں۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : لگتا ہے کہ محترمہ ڈپٹی چیئرمین صاحبہ کو شاید افسوس ہوا ہے کہ 3ء96 فیصد کیوں ہے۔ میں تو خوشی سے یہ کہہ رہا تھا کہ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے بلوچستان کے.........

جناب چیئرمین : ان کا اصل مقصد ہے کہ کوٹہ پہ نہ جائیں بلوچستان پسماندہ علاقہ ہے۔ وہاں اچھے لوگ ہیں اور وہاں سے appoint کریں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : قبلہ کوئی تجاویز دیں۔

جناب چیئرمین : ہاں یہ بات ہے۔ جی گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی : میں عرض کرنا چاہوں گا کہ وزیر موصوف غلط بول

رہے ہیں۔ کیونکہ 3ء96 فیصد نہیں ہے۔ اس وقت موجودہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق وہ 5ء14 فیصد ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے announce کیا ہے اس لئے یہ بار بار 3ء96 فیصد بول رہے ہیں۔ وہ پھر دوبارہ اس کو reduce کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ابھی تک یہ وہاں نہیں پہنچا ہے۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جی بالکل منظور خان صاحب کو اس میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ فارن آفس میں Ambassadorial forces کے لئے جو بلوچستان کے لئے کوٹہ مختص ہوا ہے وہ 5ء3 فیصد ہے۔ factually اس وقت 3ء96 فیصد ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وضاحت وہ قبول فرمائیں۔

جناب چیئرمین : آخری سوال بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب جمشید مارکر صاحب for life وہاں رہیں گے۔ کوئی replacement بھی ہوگی کہ نہیں یا for life ہیں۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب service کے time کے مطابق وہ life time نہیں ہے۔ ان کو مدت دی گئی ہے اس کے مطابق وہ رہیں گے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر 141۔

141. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Production be pleased to state the total number of persons appointed as Managing Directors in the Pakistan Steel Mills during the last five years indicating also their names and date of appointment?

Engr. Islam Nabi: Two persons were appointed as Managing Directors of Pakistan Steel Mills during the last five years for the periods mentioned against their names :—

Dr. M. Akram Sheikh	29-5-1986 to 27-3-1989
Mr. M. Ilyas Shamim	27-3-1989 to 12-8-1990

جناب چیئرمین : کوئی سپلیمنٹری نہیں۔ سوال نمبر142۔

142. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the total number and other details of medical scholarships offered during the year 1992-93 for post-graduate studies; and

(b) the criteria and procedure adopted for awarding these scholarships?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) 12 medical scholarships have been offered during the year 1992-93 for post-graduate studies, the details are attached :

(b) On the availability of any facility, E.A.D. circulate it amongst all provincial governments and Ministry of Health. All nominations are processed by the Health Division according to criteria given by the Donor Agencies. The approval of the Minister for Health is obtaind on the selection of nominees, thereafter the case is referred to E.A.D. for onward transmission to the concerned donor agency for final acceptance.

DETAILS OF MEDICAL SCHOLARSHIP OFFERED
DURING THE YEAR 1992

1.	Dr. Altaf Hussain, Medical Officer, College of Medical Technology, PIMS, Islamabad.	USA 6th January, 1992 18 months.
2.	Dr. Khawar Ali, Senior Anaesthesiologist, Mayo Hospital, Lahore.	Singapore, 29th January, 1992 12 months.
3.	Miss Parveen Akhtar Khan, College of Nursing, NWFP, Peshawar.	U.K. 6th march, 1992 12 months.
4.	Dr. Malik Waseem, Asstt. Dental Surgeon, PIMS, Islamabad.	Australia 16th March, 1992 2 years 9 months 15 days

5.	Miss Fatima Nasreen. Nursing Instructor Sandeman Provincial Civil Hospital. Quetta.	U.K. 20th August, 1992 25 months.
6.	Mr. Sher Gul Khan. Planning Officer. Health Department. N.W.F.P., Peshawar.	U.K 11th September, 1992 9 months 15 days.
7.	Dr. Farooq Akhtar. Medical Officer. PIMS. Islamabad.	U.K. 28th September, 1992 9 months.
8.	Dr. Saeed Rabbani, Asstt. Professor, Nishter Medical College, Multan.	Singapore 25th September, 1992 12 months.
9.	Dr. Humayun Asghar, Scientific Officer, NIH, Islamabad.	U.K. 25th September, 1992 12 months.
10.	Miss Nazneen, Nursing Instructer, Hayat Shaheed Teaching Hospital, Peshawar.	U.K. 25th September, 1992 21 months.
11.	Mr. Asif Ali Qureshi, Scientific Officer, NIH Islamabad.	Malaysia 1st November, 1992 24 months.
12.	Dr. Robina Qureshi, Medical Officer, PIMS, Islamabad.	U.K. 1st October, 1992 9 months.

جناب چیئرمین : کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے۔ سوال نمبر 143

143. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary :** Will the Minister for Production be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the annual consumption of Conveyor

Belts in Pakistan Steel was envisaged to be 32,000 to 35,000 meters since its start;

(b) whether it is also a fact that a cut of 50% on annual consumption of the said item has been imposed; and

(c) whether it is a fact that prequalification of suppliers was made for procurement of 17,350 meters of the Conveyors Belts and M/S NURALP of Turkey submitted the lowest tender No. 20377 CP-3/PI-90-91 for the item, and the quality was reduced to only 2,700 meters while placing order for supply, if so, its reasons?

Engr. Islam Nabi: (a) It is not a fact that annual consumption of Conveyor belt at Pakistan Steel was envisaged to be 32,000 to 35,000 meters since it started production.

(b) it is also not a fact that a cut of 50% was imposed on annual consumption of Conveyor Belt during the current year.

(c) It is a fact that prequalification of suppliers of Conveyor Belt was done in 1992 for procurement of 17,350 meters and that M/S NURALP of Turkey were found to be the lowest bidder in 10 items out of 11. However it is not correct to assume that quantity of Conveyor Belt was reduced to 2700 meters because M/S. NURALP were found to be the lowest bidder. The quantity was reduced in order to keep the purchases at the bars minimum in view of unsatisfactory liquidity position of Pakistan Steel.

جناب چیئرمین : کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 144

144. ***Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Ministry of Health has given permission to import various medicines this year;

(b) whether it is also a fact that powders used in the manufacturing of different medicines have also been allowed to be imported. If so, the names of the companies granted permission to import the medicines indicating also the names of medicines intended to be imported?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) Yes.

(b) Yes. The information regarding names of medicines allowed

to be imported and the names of the companies granted permission is being compiled and shall be placed before the House.

جناب چیئرمین : ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب یہ جو بتایا گیا ہے کہ یہ medicines import کریں گے تو اپنے ملک میں یہ medicines پیدا نہیں ہوتیں بجائے اس کے کہ اس پر زرمبادلہ خرچ کیا جائے۔

جناب چیئرمین : Minister for Health صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب یہاں پر کافی pharmaceutical industries ہیں جو medicines بنا رہی ہیں۔ اس صورت میں medicines import ہوتی ہیں یا تو پاکستان میں وہ نہیں بنتیں یا کم تعداد میں بنتی ہیں اور جب ضرورت ہو تو ان کو import licence دیا جاتا ہے۔ بہرحال یہ چونکہ پرائیویٹ سیکٹر میں ہیں' encourage کرتے ہیں کہ raw material بھی اور دوسری medicines بھی پاکستان میں بنائیں اور self-sufficient ہوں۔

جناب چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب ضمنی سوال۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ جو رقم آٹھ ہزار پانچ سو پاؤنڈ تھی جو میرے علاج کے لئے انہوں نے ہائی کمشنر کی طرف بھیجے تھے' اس میں hardly کوئی پانچ چھ سو پاؤنڈ خرچ ہو گئے ہیں' کیا باقی ان کو واپس آ گئے ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی : اس کا تعلق اس سوال کے ساتھ تو نہیں ہے لیکن میں ان کو جواب دے دیتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ جب یہاں پہ amount sanction ہوتی ہے' sanctioned amount کو ہم ہائی کمشنر کو بھیجتے ہیں لندن میں' تو وہاں پر جو actual expenditure ہوتا ہے وہ چاہے چار سو پاؤنڈ ہو یا چھ سو ہو یا پانچ سو ہو یا سارا ہو جائے تو پھر اس کے بعد وہاں سے ہمیں رپورٹ آتی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ جو بچ جاتا ہے تو وہ منسٹری کے اکاؤنٹ میں ہی واپس آتا ہے۔ یہ ہم وہاں پہ retain کر لیتے ہیں کیونکہ یہاں سے اور بھی جاتے ہیں تو ان کو ہم sanction میں دے دیتے ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میرے سوال سے مطلب یہ تھا کہ یہ میرے کھاتے میں نہ پڑے کیونکہ اخباروں میں لسٹ آئی تھی کہ مجھے پانچ لاکھ روپے دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے میں نے عرض کی۔

جناب چیئرمین : اس میں کھاتے والی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر آپ کی ضرورت ہے اور آپ پر خرچ ہوئے ہیں تو ٹھیک ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : میں اس کی وضاحت کر دوں۔ پہلے بھی کچھ ایسے مسئلے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ حقیقت میں پچھلی مرتبہ یہ سوال اٹھا تھا اس میں ہماری منسٹری نے وہ لسٹ دی تھی جو sanctioned amount تھا۔ جو منسٹری نے sanction کیا تھا۔ اب میں نے ان کو ہدایت کی ہے کہ جو actually وہاں پر خرچ ہوئے ہیں وہ بتایا کریں۔ چونکہ جو sanctioned amount ہے' کچھ اور ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس سے زیادہ خرچ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات اس سے کم خرچ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : عبداللہ شاہ صاحب۔ ضمنی سوال۔

Syed Abdullah Shah: Sir, part (b) of question No. 144 has not been answered. He says:

"(b) Yes. The information regarding names of medicines allowed to be imported and the names of the companies granted permission is being compiled and shall be placed before the House.

جناب چیئرمین : یہ جو لسٹ آپ compile کر رہے ہیں How long will it take?

سید تسنیم نواز گردیزی : یہ جناب بہت بڑی لسٹ ہوتی ہے۔ یہ compile ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی ہم اس کو table کر دیں گے۔ کیونکہ یہ اتنی زیادہ medicines ہیں کہ اس کی compilation میں وقت لگے گا۔

Syed Abdullah Shah: You can give me the names of the companies which have been permitted to import the medicines.

جناب چیئرمین : وہ بھی کافی ہوتی ہیں۔ یہ اگلے rota day پر آجائیں گے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جی اگلے rota day پر آجائیں گے۔

جناب چیئرمین : جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان : کیا میرے معزز وزیر صاحب اس حقیقت سے واقفیت رکھتے ہیں کہ کئی multi-national companies ایسے ممالک سے جہاں پر اس کا raw material کم نرخوں پر ملتا ہے اور یہاں پر منگوا کر اپنی label میں ادھر پیک کر کے زیادہ مہنگے داموں پر وہ فروخت کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً یہ جو Ampiclox وغیرہ یا Ampiciline وغیرہ اور پھر ان کے یہاں پر پیکٹ میں بند کر کے اس سے دس گنا بیس گنا قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی : فی الحال ایسی بات میرے notice میں نہیں ہے۔ لیکن ایک بات میرے notice میں آئی ضرور ہے' اس کی میں خود تحقیق کر رہا ہوں۔ ایک medicine کے متعلق ہے۔ وہ اگر صحیح نکلی تو میں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال 145۔

145. ***Raja Muhammad Afzal Khan:*** Will the Minister for Health be plesed to state:

(a) whether it is a fact that during the period from 1st January, 1992 to 20th August, 1992, the Ministry of Health increased the prices of various medicines, if so, its details; and

(b) whether it is also a fact that some companies have also applied for increase in the prices of medicines, if so, the names of such companies with date of application and name of medicines for which increase is sought, indicating also their present prices and the proposed prices?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) Yes. During the period from 1st January, 1992 to 20th August, 1992, the prices of some essential drugs were increased with the approval of the Registration Board, as per Annexure-I

(a) Yes. Some companies have applied for revision of prices. Detail about names of firm, medicines, date of application and existing and proposed prices are given in Annexure-II.

(*Annexures have been placed in the Senate Library*)

جناب چیئرمین : ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب کیا ہمارے محترم وزیر صاحب کو یہ حقیقت معلوم ہے کہ یہ کئی کمپنیاں اس بات کی آڑ لے کر کہ روپے کی قیمت کم ہو گئی ہے یا اس کے charges بڑھ گئے ہیں ' اور آئے دن وہ قیمتیں بڑھاتے رہتے ہیں۔ کیا اس کے متعلق وہ مناسب سمجھیں گے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے کہ ان سب drugs کی ' خصوصاً جب کہ صرف World Health Organization سو سے اوپر کی medicines لیتی ہے۔ ہمارے ملک میں ہزاروں میں مختلف companies کی medicines آتی رہتی ہیں اور کوئی طور طریقہ اس کا نہیں ہے۔ اگر کوئی کمیٹی بنائی جائے جس میں elected لوگوں کو بھی شامل کیا جائے تاکہ پوری طرح صحیح ایک لسٹ میڈیسنز کی بن جائے۔ اس سے قومی خرچ میں بھی کمی ہو جائے گی اور یہ جو کمپنیاں plunder کرتی رہتی ہیں اس کا بھی تدارک ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب اس سلسلے میں کافی exercise ہو چکی ہے۔ اس میں Cabinet Division نے اور E.C.C. نے ڈاکٹر طارق صدیقی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ تقریباً دس بارہ ہزار medicines پاکستان کے اندر registered ہیں۔ ان کو ہم نے categorise کر دیا ہے۔ جس کا Cabinet کی approval کے بعد ہم اعلان کریں گے۔ ان میں mostly medicines دس ہزار کے قریب ہیں۔ ہم ان کو completely decontrol کر رہے ہیں۔ صرف انہی کی price control کریں جو life saving drugs ہیں۔ انشاءاللہ یہ Cabinet کی ایک approval کے بعد major changes ہم لے کر آ رہے ہیں۔ کہ یہ ointments ہیں اور بہت ساری ایسی medicines ہیں جن کا میں سمجھتا ہوں کہ منسٹری سے control کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور کمیٹی کی بھی recommendations یہی ہیں عنقریب اس کا اعلان ہو گا۔

جناب عالم علی لالیکا : ضمنی سوال۔ جناب چیئرمین! میں وزیر صحت صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ ادویات کی قیمتیں جب بڑھتی ہیں اس میں کیا زراعت پیشہ لوگوں کو بھی

نمائندگی دی جاتی ہے۔ گندم کی قیمت جب بڑھانے اور گھٹانے کا سوال ہوتا ہے' کپاس کی قیمت بڑھانے گھٹانے کا سوال ہوتا ہے تو ہمہ قسم کے لوگ اس میں مجتمع ہو کر قیاس آرائیاں کرتے ہیں اور تنقید کرتے ہیں اور تخفیف کی تجاویز پیش کرتے ہیں۔ ادویات کی قیمت بڑھاتے وقت زراعت پیشہ لوگوں کو بھی کوئی نمائندگی دی جاتی ہے کہ یہ کس ratio سے بڑھ رہی ہیں۔ ایک گولی پر چار آنے بڑھ جاتے ہیں اور گندم کی ایک من کی دو روپے قیمت بڑھتی ہے۔ تو کیا ہمیں بھی اس میں نمائندگی دی جائے گی ؟

سید تسنیم نواز گردیزی : ایک زراعت پیشہ نمائندہ تو میں خود بیٹھا ہوں۔ اس کے علاوہ گزارش یہ ہے کہ جس طرح دوسری چیزوں کی قیمتیں بڑھتی ہیں۔ گیس کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔ الیکٹرسٹی کی بڑھتی ہے۔ raw material کی بڑھتی ہے۔ ہماری depreciation ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے لامحالہ ادویات کی قیمتیں بڑھتی ہیں۔ یہ میں گزارش کر دوں کہ ہم نے ایسا control رکھا ہوا ہے کہ اگر یہ control life saving drugs پر نہ ہوتا تو ان کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ چکی ہوتیں۔ وہ control ہے اور اس وقت بھی انڈیا یا علاقے کے ملکوں کی نسبت ہماری قیمتیں زیادہ نہیں ہیں اور کچھ قیمتیں بلکہ ہماری کم ہیں۔ تو یہ کنٹرول ہے اور باقی جیسے دوسری چیزوں کی قیمتیں بڑھتی ہیں' تو ظاہر ہے کہ اگر ادویات کی بھی اگر ہم نہ بڑھائیں تو پھر life saving drugs کی market میں shortage ہو جاتی ہے۔ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب control کا یہ عالم ہے کہ جنوری 92ء سے لے کر 30 اگست 92ء تک انہوں نے قیمتیں تو بڑھائی ہیں۔ اسے وزیر صحت صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ ہماری قیمتیں تو ششماہی اور سالانہ لحاظ سے بڑھتی ہیں۔ اور ادویات کی قیمتیں روزانہ' ہر ہفتے کے لحاظ سے بڑھتی ہیں۔ تو کیا یہ کنٹرول میں کوئی disparity نہیں ہے۔ ان کی قیمتیں بھی سالانہ نہیں بڑھنی چاہئیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب یہ ہر ہفتے قیمتیں نہیں بڑھتیں - یہ last price جو ان کو دی گئی تھی that was in January, 1991 increase ہوتا یہ ہے کہ بعض اوقات وزارت ان کو پرائس بڑھانے کی اجازت دے دیتی ہے۔ لیکن مارکیٹ میں مقابلہ اتنا ہوتا ہے کہ وہ اس وقت نہیں بڑھا سکتے۔ فرض کیجئے اگر دس فیصد کی دی ہے تو وہ

مقابلہ کی وجہ سے سات فیصد بڑھا سکیں گے۔ لیکن جب انہیں ضرورت پڑتی ہے تو پھر وہ سات سے دس فیصد بڑھا لیتے ہیں۔ اس قسم کی صورت حال ہے۔ باقی کچھ ایسے hardship cases ہوتے ہیں، جہاں پر آکر appeal کرتے ہیں Registration Board کو، تو ماہرین اس میں دیکھتے ہیں کہ واقعی ان سے hardship cases ہیں۔ اور ان کی shortage نہ ہو جائے۔ تو ان hardship cases میں وہ میڈیسن کی قیمت بڑھاتے ہیں۔ یہ سب کی نہیں بڑھتیں۔

جناب چیئرمین : جی فصیح اقبال صاحب۔ آخری سوال۔

سید فصیح اقبال : جناب یہ جو قیمتیں بڑھاتے ہیں اس کا طریقہ کار کیا ہے کیونکہ ملک میں multi nationals کی بڑی تعداد ہے پاکستانی drugs companies کی۔ تو mechanism کیا ہے، کس طرح بڑھائی جاتی ہیں اس میں کون فیصلہ کرتے ہیں۔

سید سنیم نواز گردیزی : جناب ایک رجسٹریشن بورڈ ہے جس میں تمام ماہرین موجود ہوتے ہیں which is under Director (Health) اور drug controller اور اس میں جتنے بھی ہمارے concerned experts ہیں وہ اس میں موجود ہوتے ہیں۔ تو اس میں جو فارمولا ہے، that is prime cost plus 75% mark up, this is for non sterile medicine. Then prime cost plus 90% mark up for sterile medicine اور imports کا یہ ہے کہ C&F cost plus 40% mark up اس فارمولے کے تحت قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں اور پھر جب ظاہر ہے کہ روپے کی depreciation ہوتی ہے سال میں جتنے فیصد اور اس کے مطابق ہوا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ اگلا سوال نمبر 146 جناب بوستان علی ہوتی صاحب۔

146. ***Mr. Bostan Ali Hothi:** Will the Minister for Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the steps taken by the present government for the welfare of the disabled persons in the country;

(b) the names of the donor countries with amount of donations granted by them for the welfare of disabled persons during the last two years: and

(c) the criteria and amount of grant given by the Government to the NGOs established for the welfare of the disabled persons, during the last two years with institution wise breakup?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: (a) Instead of bringing in new schemes, present government is utilising all available sources for strengthening of the existing institution set up for the welfare of the disabled.

(b) During the last two years Pakistan has received no donation from any country for the welfare of the disabled.

(c) Criteria for distribution of Government grant and NGOs.

(i) the NGO should be registered under Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) Ordinance, 1961.

(ii) The NGOs may be national level organization.

(iii) The NGO should have useful projects in the country.

AMOUNT OF GRANT

S. No.	Name of the NGO	1990-91	1991-92
1	2	3	4
1.	Parent Teacher Association, National Training Centre for Disabled Islamabad.	—	15,000
2.	The Pakistan Society for the Welfare of Mentally Retarded Children, Lahore.	—	25,000
3.	Pakistan Association of the Blind, Mianwali.	—	50,000
4.	Darul Azam, Rawalpindi..	48,000	48,000
5.	Chambelli Institute for Mentally Handicapped Children, Rawalpindi.	171,000	171,000
6.	Special Education School for Mentally Retarded Children, Lahore.	8,000	8,000
7.	Pak. Society for Rehabilitation of Disabled, Lahore.	486,000	486,000
8.	National School for Deaf, Gujranwala.	43,000	43,000

1	2	3	4
9.	Sir Syed Academy for Deaf, Rawalpindi.	1,354,000	1,218,000
10.	Pilot Project for Education of deaf.	143,000	1,287,000
11.	National Federation for the Welfare of the Blind, Karachi.	25,000	25,000
12.	Pakistan Association of the Blind, Karachi.	48,000	48,000
13.	Association of Mentally Retarded Children, Karachi.	17,000	17,000
14.	Markaz-e-Umeed for Mentally Retarded Children, Karachi.	8,000	8,000
15.	Parent's Voice, Karachi.	48,000	48,000
16.	SINOSA School for Mentally Retarded Children, Karachi.	48,000	48,000
17.	Al-Shifa Day Home for Disabled Airport and Korangi, Karachi.	426,000	426,000
18.	Ida Rieu Poor Welfare Association, Karachi.	25,000	25,000
19.	Mental Health Centre, Mission Hospital, Peshawar.	13,000	13,000
20.	School for the Mentally Handicapped Children, Mardan.	13,000	13,000
21.	Sarhad Society for Rehabilitation of Disabled, Peshawar.	21,000	21,000
22.	Government School for the Deaf Yakatoot, Peshawar.	14,000	14,000
23.	Centre for Speech and Hearing, Mardan	214.000	1,926,000
24.	Baluchistan Deaf and Dumb Welfare Society Quetta.	9,000	9,000
25.	Social Welfare Association, Baltistan.	—	25,000
26.	Al-Baltistan Women's Welfare Association Skardu.	—	25,000
	Total..	3,182,000	6,042,000

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟ فرمایئے جناب لالیکا صاحب۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب اس میں بوستان علی ہوتی صاحب نے پوچھا ہے۔ معذور افراد کو جہاں تک مراعات دینے کا تعلق ہے۔ ایک رعایت کا تو مجھے علم ہے کہ جو لوگ جسمانی طور پر معذور ہوتے ہیں انہیں disable کہا جاتا ہے میرے علم کے مطابق۔ ان کے لئے ایک provision تھی کہ اگر وہ کار afford کر سکیں تو ان کو اس کی محرومی کے مطابق کار import کرنے کی اجازت دی جائے۔ اگر کوئی آدمی بائیں ٹانگ سے معذور ہے تو ایسی کار import کرنے کی اجازت دی جائے جس میں دائیں پیر ہی سے accelerator بھی ہو brake بھی اور automatic ہو کوئی آدمی اگر ہاتھوں سے معذور ہے تو ایسی گاڑی import کی جائے جسے گھٹنوں سے stear کیا جا سکے۔ تو وہ provision بالکل ختم کر دی گئی ہے' disable لوگوں کی encouragement کی حد تک۔ باقی تو مجھے علم نہیں ہے۔ یہ مجھے علم ہے کہ vehicle for the convenience of disabled persons, this provision has been withdrawn.

Mr. Chairman: Yes, Minister Sahib, would you like to comment on that?

چوہدری امیر حسین : جناب میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس سوال کا تعلق منسٹری آف کامرس سے ہے۔ duty free گاڑی دینے یا نہ دینے کا تعلق کامرس سے ہوتا ہے۔ میرے بھی علم میں ہے کہ واقعی یہ ختم کی گئی ہے اور اس لئے ختم کی گئی تھی کہ بہت سے لوگ اسے misuse کرتے تھے اور کسی disable کی disability سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تھوڑے سے پیسے اسے دے کر گاڑی اس کے نام پر منگوا کر اسے misuse کیا جاتا تھا۔ چونکہ منسٹری آف کامرس اس کا صحیح جواب دے سکتی ہے تو میرے خیال میں اس کے متعلق سوال دے دیا جائے تو وہ اس کا جواب دیں گے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب گزارش یہ ہے کہ یہ disable کے لئے بہت ہی بڑی سہولت تھی۔ سوچا یہ گیا ہے کہ 5 سے دس فیصد میں سمجھتا ہوں ایسے لوگ ہیں جو اس سہولت کو misuse کرتے ہیں۔ میں اس حق میں ہوں کہ پانچ سے دس فیصد کو چیک کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو بھی جاتی ہے تو بھی disable لوگوں کو اس چیز سے محروم

نہیں رکھنا چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ We will take up this in the Cabinet کیونکہ یہ ایسی سہولت ہو جو disable کے لئے ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے پہلے بھی ایسے کافی کیس کئے ہیں ان کے لئے اور یہ سہولت بھی۔ چھوٹی کار ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین : اس کا مطلب ہے کہ آپ کی طرف سے پھر کوئی تجویز جاری کی جائے تب ہی حکومت میں پر زور حرکت آتی ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : بالکل ہم Cabinet میں پیش کریں گے۔

سید فصیح اقبال : جناب یہ جوابات ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس میں جاوید صاحب نہیں ہیں۔ یہ منسٹری نے بتایا ہے کہ دو سال میں کسی donor country نے کوئی پیسے نہیں دیئے یہ اس منسٹری کی incompetency کی علامت ہے۔ تو disable کے سلسلے میں جتنی agencies پاکستان میں کام کر رہی ہیں اور بڑے اچھے NGOs کام کر رہے ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ 'Nil' جبکہ disable کے لئے باقاعدہ Ministry اسی لئے بنی تھی کہ اس کے لئے پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے وہ ممالک جہاں disable کے لئے organizations ہیں' grants ہیں' UNICEF ہے' UNDP ہے۔ یہ سب دے رہے ہیں اس میں ایک بھی نہیں دو سال میں۔ یا یہ وزارت کو ختم کر دینا چاہیئے۔ NGOs themselves direct کوشش کر رہے ہیں یا Ministry of Economic Affairs یا یہ کہ Ministry جواب دیتے وقت سوچ لے کہ ان کو جواب صحیح نہیں ملا۔ NGOs کو مل رہی ہے گرانٹ۔

چوہدری امیر حسین : منسٹری کو donation نہیں ملا لیکن NGOs کو Ministry دے رہی ہے۔

یہ کہہ رہے ہیں کہ بہت سے فارن فنڈز ہیں جو available ہوتے ہیں تو وہ کیوں نہیں لئے۔ نہ لینے کی کوئی وجہ ہے ؟

جناب یہ تو donor agencies پر depend کرتا ہے وہ دیتے ہیں یا نہیں دیتے۔ بہرحال دو سال سے انہوں نے نہیں لیا۔ but inspite of that منسٹری NGOs کو گرانٹ دے رہی ہے تاکہ وہ جو scheme شروع کی گئی ہے for disabled وہ نہ رکے۔ وہ data میرے پاس موجود نہیں۔

جناب چیئرمین : ان کا سوال یہ ہے کہ کیا کسی پالیسی کے تحت آپ نے مانگے نہیں یا کسی وجہ سے انہوں نے دیئے نہیں۔ مسئلہ کیا ہے۔

چوہدری امیر حسین : اس طرح کرتے ہیں کہ منسٹری سے پوری detail لے کر بتادوں گا۔

جناب چیئرمین : اچھا جی۔ جی حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب اس میں یہ بتایا جائے گا کہ امداد دینے کا معیار کیا ہے ؟ اور یہاں پر کسی ادارہ کو تیرہ لاکھ چون ہزار روپے دیئے گئے ہیں جبکہ بلوچستان کا ایک ہی ادارہ ہے اسے صرف 9 ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : جناب یہ جو criteria ہے یہ written جواب بھی دیا گیا ہے۔ باقی یہ درست ہے کہ کوئٹہ کا ایک ہی ادارہ ہے جو کام کرتا ہے اسے 9 ہزار روپیہ دیا گیا ہے یہ بھی بات جناب والا درست ہے۔ تو جناب یہ depend کرتا ہے کہ اس ادارے کے پاس کتنے children ہیں students کتنے ہیں' اس کا کام کتنا ہے' اس کی strength کتنی ہے۔ اسے مدنظر رکھ کر یہ گرانٹ دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین : Next question 147 جناب عبدالجبار صاحب۔

147. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the total number of Ambassadors, High Commissioners, Charge d'Affairs, Ministers, Counsellors, Commercial Attaches, First, Second and Third Secretaries CWAS and Military Attaches posted abroad, indicating also number of such persons belonging to Balochistan province?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju : The details regarding the

total number of officers of this Ministry and other Ministries who are serving abroad are given below:—

S. No.	Name of Post	Total	Belonging to Balochistan
1.	Ambassadors/High Commissioners	64	3
2.	Ministers.	20	—
3.	Counsellors.	36	1
4.	First Secretaries.	38	1
5.	Second Secretaries.	32	1
6.	Third Secretaries.	41	2
7.	Community Welfare Attaches.	6	—
8.	Military Attaches.	22	—
9.	Commercial Attaches.	29	1

میر عبدالجبار: جناب یہ بھی میرا سوال ہے جو سوال نمبر 140 کے تسلسل ہی میں ہے اور اس کا بھی تعلق وزارت خارجہ سے ہے۔ یہاں جواب کو دیکھ کر نہایت افسوس سے گزارش کرنا پڑتی ہے کہ جناب وزیر موصوف نے ارشاد فرمایا کہ جو quota بلوچستان کا ہے اس کے مطابق دیا جا رہا ہے' بلکہ اس سے زیادہ دے رہے ہیں۔ اب آپ ان figures کو ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہو گا کہ تین جگہوں پر تو وزارتوں میں' Ministers میں اور Community Welfare Attache میں' اور Ministry Attaches میں بلوچستان کا quota صفر ہے جب کہ باقی جتنے بتائے گئے ہیں بلوچستان کے تین' ایک' ایک' دو اور ایک اس کی اگر آپ کسر نکالیں تو اس میں ہمار کوٹہ بالکل نہیں بنتا۔ یہی مقصد تھا میرا اس سوال کو دوبارہ پوچھنے کا۔ مہربانی فرما کر ہمیں بھی پاکستان کا حصہ سمجھا جائے اور ہمیں بھی ان جگہوں پر اپنے اس quota کے مطابق جگہ دی جائے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو: جناب والا تقرریوں میں quota ہے جناب والا! transfers میں اور postings میں کبھی quota نہیں آیا کرتا۔ اس میں یہ وضاحت ہو گئی اور جہاں تک Community Welfare Attache اور Military Attaches محترم Senator صاحب نے فرمایا ہے اس میں جناب والا ایک Committee ہے اور

Foreign Affairs بھی وہیں پر اس Committee کے ممبر ہیں ہماری طرف سے نمائندگی ہوئی ہے وہ Committee بیٹھ کر یہ فیصلہ کرتی ہے یہ ٹھیک ہے کہ after the Committee takes a decision and the gentleman is posted out as a CWA or as a Military Attache, he works under the comand of our head of the mission. تو یہ اس میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سید فصیح اقبال : جناب والا' کانجو صاحب کا جواب درست ہے لیکن اس میں انہوں نے کہا کہ اس میں کوٹہ نہیں ہوتا آپ کو پتہ ہے 1973ء کے آئین کے بعد یہ اب سب پر آئینی طور پر فرض ہے کہ جتنے units ہیں ان کو مختلف جگہوں پر visible ہونا چاہئیے' اگر آپ یہ کہتے ہیں تو ایک ہی صوبے کے اگر سارے ملک میں آ جائیں تو لوگ اعتراض کریں گے تو آپ یہ کہئے کہ یہ بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے تاکہ اگر کہیں بلوچستان کا آدمی ملتا ہے آپ اس کو ایک سے زائد دے دیں لیکن یہ کہیں کہ چونکہ کوٹہ نہیں بنتا' لہٰذا نہیں ہم اس لئے زیادہ کوٹے کے لئے کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان کبھی بھی نقشے میں آیا ہی نہیں آپ جب بھی بھیجتے رہے ہیں' اچھے لوگ بھی رہے ہیں تو اس طرح سے آپ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے بھی۔ اور اب تو آئین میں federating units ہیں آپ کا فرض ہے کہ اس کو ڈیزیبل رکھیں اور جہاں بھی posting ہو سکتی ہو' بلوچستان کے لوگ جائیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا یہ قطعاً ایسی بات نہیں ہے کہ non presence ہو صوبہ بلوچستان کے افسروں کی یا وہاں کے عملہ کی' وہ موجود ہے یہ جو دو تین جہاں پر صفر تھا اس کے متعلق میں عرض کر رہا تھا۔ مگر بنیادی اصول یہ ہے کہ posting کے وقت quota as such نہیں۔ باقی جو ان کا یہ کہنا ہے کہ یہ consideration ضروری ہونی چاہئے rules سے ہٹ کر بھی' تو وہ ہم بالکل ذہن میں رکھیں گے۔ یہ نہیں ہے کہ موجودگی نہیں ہے بلوچستان کی موجودگی ہے۔ without even getting in that detail, Sir.

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا سوال تو نہیں ہے ایک التجا کرتا ہوں فصیح اقبال صاحب اور میر عبدالجبار صاحب سے کہ جہاں وہ بلوچستان کا نام لیتے ہیں سرحد والے بھی راستے میں پڑے ہوئے ہیں اس کا بھی نام لے لیا کریں۔

میر عبدالجبار : سوال میں پوچھا نہیں گیا تھا تو میں کیسے کہہ سکتا تھا۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال نمبر 140 میں جو جواب دیا گیا تھا بالکل اسی طور پر ہے اور 140 میں جو معلومات فراہم کی گئی ہیں وہ 147 سے بالکل مختلف ہیں میں نہیں سمجھتا ممکن ہے کہ technical غلطی ہو یا کاتب کی غلطی ہو لیکن اگر واقعی انہوں نے یہ جواب دیا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جواب درست ہے تو آپ دیکھیں کہ وہاں پر کونسلر جو ہے 140 میں کہتے ہیں دو ہیں' یہاں لکھتے ہیں ایک ہے۔

جناب چیئرمین : کون سے سوال کا آپ فرما رہے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا یہ میں 147 کا بتا رہا ہوں۔ اس سے پہلے 140 میں انہوں نے ایک جواب دیا تھا جس میں وہ کہتے ہیں کہ کونسلر دو ہیں اور یہاں کہتے ہیں ایک ہے پھر وہ Commercial Attache کا کہتے ہیں یہاں پر 147 میں کہ ایک ہے جبکہ 140 میں صفر ہے۔ اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس detail کو ہم قبول کریں یا 147 کے جواب کو مانیں۔

جناب چیئرمین : 140 میں کونسلر کا ذکر ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جی بالکل جی' کونسلر دو ہیں' حبیب الرحمان صاحب اور خالد عزیز بابر' دو کونسلر ہو گئے' یہاں پر آپ دیکھیں یہاں پر کونسلر ایک ہے پھر دوسری بات یہ ہے کہ Commercial Attache یہاں کوئی نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں ایک ہے تو جوابات جو ہیں یہ کیوں tele نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین : یہ واقعی صحیح کہہ رہے ہیں یہ کیوں tele نہیں کرتے اور اگر 64 میں سے بلوچستان کے تین ہیں تو وہ میرے خیال میں تین اعشاریہ نو چھ نہیں بنتا۔ یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ Ambassadors اور High Commissioner 64 ہیں اور ان میں سے بلوچستان کے تین ہیں تو یہ 3ء96 غالباً نہیں بنتا جو آپ نے figure پہلے بتائی تھی۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا گزارش یہ ہے کہ ابھی ہمارے ایک سفیر گل حنیف مصر سے واپس آئے ہیں وہ بھی 21 سکیل کے افسر ہیں یہ اس کے مطابق ہیں۔

جناب چیئرمین : کونسلر وہاں پر دو لکھے ہوئے ہیں اور یہاں پر ایک لکھا ہوا ہے یعنی

صفحہ نمبر 4 پر list of officers/officials serving in Pakistan's Mission abroad belonging to Balochistan province دو کا آپ نے نام دیا ہوا ہے جبیب الرحمان نیو دہلی میں اور خالد عزیز بابر Canberra. میں یہاں آپ اس کے جواب میں ایک کا نام لکھ رہے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا ٹائپ میں ہماری طرف سے غلطی ہوئی ہے۔ I stand corrected for that Sir. Thank you.

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا اس فہرست میں فرسٹ سیکرٹری کوئی نہیں یہاں پر فرسٹ سیکرٹری ایک ہے یہ تو ساری کی ساری غلط ہے جی' سیدھی بات ہے 140 اور 147 کا جو جواب ہے ان دونوں جوابات میں زمین آسمان کا فرق ہے جس طرح آپ کی فارن پالیسی میں فرق ہے اسی طرح جوابات میں بھی فرق ہے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : نہیں جناب اس میں کوئی فرق نہیں ہے 140 میں بنیادی طور پر یہ پوچھا گیا ہے کہ کتنے ہیں' یہاں پر 147 میں پوچھا گیا ہے postings کے بارے میں' تو اس کے مطابق یہ تفصیل دی جا رہی ہے اس میں تو کوئی تضاد نہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا کیسے نہیں ہے' اس میں دیکھیں اس میں تو فرق ہے یا تو یہ ہے کہ غلطی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کو ٹھیک کرتے ہیں تو پھر دوبارہ بتا دیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : کونسلر والی جو تھی وہ میں نے آپ کو عرض کر دی ہے باقی تو غلطی نہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : نہیں جی فرسٹ سیکرٹری ہے' Attache ہے' دوسرے ہیں ایک جگہ پر کہتے ہیں کوئی نہیں' اور یہاں پر آپ کہتے ہیں کہ ایک ہے یا دو ہیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا Press Attache ایک ہے۔

جناب چیئرمین : گچکی صاحب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ فرسٹ سیکرٹری rank کا آدمی ہو جو اسلام آباد میں ہو یہ بھی تو ممکن ہے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : یہ posting abroad کی بات ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : ماشاءاللہ جی کیا کہنے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا آپ نے بجاطور پر observe کیا ہے کہ posting abroad کے متعلق پوچھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : ہو سکتا ہے کہ ایسی کوئی بات ہو' بہرحال اس کو دیکھ لیں کہ یہ تضاد کیوں ہے۔

میر عبدالجبار : جناب اس میں بڑی واضح سی بات ہے posting جو کچھ بھی فرما لیں آپ۔ اب یہ جو سوال ہے 140 والا جی اس کے annexure (ب) میں نمبر شمار 5 دیکھیں تھرڈ سیکرٹری مسٹر آصف علی خان درانی' ہیں تو سہی وہ 'اب یہاں پر دیکھئے کہ تھرڈ سیکرٹری یہاں پر جو ہے بلوچستان کا انہوں نے لکھا ہے یعنی دو لکھے ہیں تو یہ کیسے ہے جناب یہاں ایک لکھا ہوا ہے' یہاں دو تحریر ہیں۔

جناب چیئرمین : یہاں پر دو لکھے ہوئے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : دو لکھے ہوئے ہیں اگر آپ غور سے دیکھیں۔

جناب چیئرمین : چار اور پانچ نمبر پر دو ہیں' سلیم خان قادری اور آصف علی خان درانی دو ہیں۔ اگلا سوال۔

148. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of Research Centres for Cancer established in the country; and

(b) the names of the Hospitals where facilities for the treatment of Cancer exist?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) There are no specific Cancer Research Centre in the country at present, however five Centres have been established by Pakistan Pakistan Medical Research Council at Peshawar, Rawalpindi, Karachi, Multan and Hyderabad for collection of data on various types of Cancer.

(b) The list of hospitals where facilities for treatment of Cancer exists are as under:

NUCLEAR/ONCOLOGY CENTRES ESTABLISHED BY PAKISTAN ATOMIC ENERGY COMMISSION.

1. NORI, Islamabad.
2. INMOL, Lahore.
3. SENAR, Quetta.
4. Nuclear Centre (JPMC) Karachi.
5. Nuclear Centre Peshawar.
6. Nuclear Centre·Jamshoro.
7. Nuclear Centre Larkana.
8. Nuclear Centre Multan.

HOSPITALS OF FEDERAL AND PROVINCIAL GOVERNMENTS

All Teaching Hospitals, Divisional Head Quarter Hospitals and a large number of District Head Quarter Hospitals.

سید فصیح اقبال : جناب والا انہوں نے بتایا ہے کہ پشاور راولپنڈی کراچی ملتان حیدر آباد اور کوئٹہ میں ریسرچ سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔ جناب والا آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان ایسے محل وقوع پر ہے جہاں افغانستان اور ایران ہے ہمارے ہسپتالوں میں ہمسایہ ممالک کا اتنا دباؤ ہے کہ ہمارے اپنے مریض وہاں نہیں آتے۔

جناب چیئرمین : آپ کا سوال کیا ہے ؟

سید فصیح اقبال : جناب والا میرا سوال یہ ہے کہ Cancer Research Institute کوئٹہ میں نہیں ہے باقی پانچ جگہ ہے یعنی راولپنڈی، پشاور، کراچی، ملتان اور حیدر آباد میں ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا! ریسرچ سنٹر کہیں نہیں ہے۔

سید فصیح اقبال : آپ نے لکھا تو یہی ہے۔

جناب چیئرمین : ریسرچ کا لفظ کہاں لکھا ہوا ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : ذرا غور سے پڑھیں۔ The list of hospitals where facilities for treatment of cancer exists are as under :

Mr. Chairman: Facilities for treatment of cancer exists.

سید فصیح اقبال : اس میں پھر آپ نے کوئٹہ کیوں نہیں لکھا۔

جناب چیئرمین : نمبر شمار 3 پر SENAR, Quetta لکھا ہے۔

سید فصیح اقبال : وہ (ب) کا سوال ہے (الف) کا نہیں ہے' میں جو پوچھ رہا ہوں وہ تو وزیر صاحب بتا ہی نہیں رہے' اس میں لکھا ہے

"There are no specific Cancer Research Centre in the country at present, however five Centres have been established by Pakistan Medical and Research Council at Peshawar, Rawalpindi, Karachi, Multan, Peshawar and Hyderabad...."

یہ لکھا ہے various types of cancer. آپ پہلے جواب دے رہے ہیں میں تو وہ لائن پڑھ رہا ہوں جس میں کوئٹہ نہیں لکھا میں (اے) کا کہہ رہا ہوں اور (ب) میں تو اس میں ہسپتال ہے۔

سید فصیح اقبال : (بی) میں تو ہسپتال ہے (اے) کا میں بتا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں (اے) میں آپ نے جو سنٹر establish کئے ہوئے ہیں وہ پشاور' راولپنڈی' کراچی' ملتان اور حیدر آباد میں ہیں لیکن کوئٹہ میں نہیں ہے۔

سید فصیح اقبال : میں نے اسی پر کہا ایک تو یہ deficiency ہے دوسری انہوں نے لسٹ آف facilities مجھے علم ہے کہ کوئٹہ کے SENAR میں equipment پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : ویسے فصیح صاحب یہ لاہور میں بھی نہیں ہے۔ وہاں بھی ہونا چاہئے۔

سید فصیح اقبال : اس میں آپ دیکھ رہے ہیں راولپنڈی ہے پشاور ہے کراچی ہے ملتان ہے تو آپ لاہور کا کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ کو اچانک لاہور کیسے یاد آیا لاہور کی تو پوری حکومت ہے۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : اچھا ویسے میں نے سوچا۔ جی فضل آغا صاحب۔

<u>انجینئر سید فضل آغا</u>: سر گردیزی صاحب سے میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں ابھی recently بلوچستان سے صوبائی حکومت نے اس کی facilities increase کرنے کے لئے approval بھیجی ہے اور یہاں پر Planning Commission والوں نے بھی وعدہ کیا تھا کوئٹہ سے SENAR سنٹر کے لئے جو estimates آئے تھے، صوبائی حکومت نے recommendation بھی بھیج دی ہے اور components دینے کے لئے بھی وہ تیار ہے انہوں نے اپنا agreement ضائع کر دیا اور اے جی این قاضی سے میری گزارش بھی ہوئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ ہم additional amount مہیا کریں گے تو گردیزی صاحب سے گزارش ہے کہ اس کی سہولتیں بڑھانے کے لئے انہوں نے کیبنٹ یا ECNEC سے approval کرالی ہے یا کب تک کرالیں گے۔

<u>سید تسنیم نواز گردیزی</u>: میں اس سلسلے میں اس وقت نہیں بتا سکتا بعد میں I will find out and tell the honourable member.

Engineer Syed Fazal Agha: Thank you.

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید</u>: کیا وزیر صاحب اس پر غور فرمائیں گے کہ لاہور میں جو عمران خان سنٹر بنا رہے ہیں اس کے ہسپتال کے لئے جو machinery ہے وہ گورنمنٹ اس کو gift کر دے یا کرے گی۔

<u>سید تسنیم نواز گردیزی</u>: اس میں تو جناب کچھ نہیں کہہ سکتا وہ جناب پرائیویٹ سیکٹر میں ہے گورنمنٹ کافی مدد کر رہی ہے زمین بھی دی ہے اور بھی کافی سہولتیں ان کو دے رہے ہیں جہاں تک مشینری gift کرنے کا تعلق ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے۔

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید</u>: اس کے ساتھ گورنمنٹ مشینری import کرنے میں گورنمنٹ میٹریل help کرے گی۔

<u>سید تسنیم نواز گردیزی</u>: ظاہر ہے اس مقصد کے لئے جو مشینری import ہو رہی ہے اس کے اوپر کوئی ڈیوٹی یا ٹیکس نہیں ہے۔

<u>ڈاکٹر محمد ریحان</u>: یہ universally recognized fact ہے کہ Prevention is better than Cure ہم ریسرچ سنٹر اور research facilities، کی بات تو کر رہے ہیں تو کیا حکومت اس بارے میں کوئی منصوبہ بنا رہی ہے یا غور

کر رہی ہے کہ لوگوں کو کینسر نہ ہو کیونکہ کینسر environments پانی خوراک تمباکو نوشی روزانہ دنیا میں بڑھ رہی ہے اور ہمارے ملک میں بھی بڑھ رہی ہے اس کے متعلق اگر ہو جائے تو ہمیں سنٹروں وغیرہ کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

سید تسنیم نواز گردیزی : گزارش یہ ہے یہ تو دوسرا سوال ہے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ نے سوشل ایکشن پروگرام بنایا ہے۔ جس میں public awareness اور supply of fresh water اور اس قسم کے جو public health کے پروگرام ہیں وہ بنا رہے ہیں۔ prevention کے لئے اور پبلک awareness through electronic media and other sources یہ ایک ایسا پروگرام ہے جو ابھی شروع ہونا تھا لیکن سیلاب کی وجہ سے کچھ delay ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی وہ پروگرام شروع ہو جائے گا اور اس میں کافی دیہاتوں میں بھی شہروں میں بھی یہ کام شروع ہو گا جہاں تک انہوں نے ریسرچ سنٹر کی بات کی ہے ان سنٹروں میں ریسرچ نہیں ہو رہی بلکہ actually they are working under Pakistan Mechanical Research Council which is under the administrative control of the Ministry of science and Technology.

انہوں نے یہ سنٹر بنائے ہیں ملتان دوسری جگہوں پر اور وہ کینسر کے مریضوں کا علاج کرتے ہیں جہاں تک ریسرچ کا تعلق ہے اس میں گورنمنٹ کو ایک proposal جا رہی ہے اسلام آباد میں یا کراچی میں جہاں ہمیں facilities مل گئیں ایک ایسا ریسرچ سنٹر بنایا جائے جس میں صرف کینسر پر ریسرچ ہو ۔

سید فصیح اقبال : آپ کے توسط سے میں پوچھ رہا ہوں کہ دو سال سے "SENAR" کو کوئی فنڈ نہیں ملا جو ہسپتالوں کے ward ہیں اس میں رہائشی کوارٹرز بن گئے ہیں اور ہسپتال کے جو مریض ہیں، وہ کمرے میں نہیں Corridor میں پڑے ہیں۔ کیا وزیر موصوف اس بات کی کوشش کریں گے ان کے رہائشی مکانات کے جو فنڈز ہیں وہ release کئے جائیں اور 88ء میں کینسر انسٹی ٹیوٹ کے لئے مشینری آنی تھی میری اطلاع کے مطابق وہ کوئٹہ نہیں پہنچی بلکہ وہ کسی اور کیپیٹل میں شفٹ ہو گئی ہے۔ لہذا وزیر صاحب کے علم میں ہے کہ وہ مشینری کہاں چلی گئی۔ 1988ء میں کراچی سے ایک مشینری بلوچستان کے ہسپتال کے لئے آنی تھی۔

سید تسنیم نواز گردیزی : یہ information میں ان کو دے دوں گا۔

جناب محمد ابراہیم خان : میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سوال پوچھا گیا تھا اس کا یہ جواب صحیح ہے ؟

"The facilities exist in all Teaching Hospitals, Divisional Head Quarter Hospitals and a large number of District Head Quarter Hospitals."

یہ facilities کہاں پر ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ کس کی بات کر رہے ہیں یہ کہاں پر ہے ؟

جناب محمد ابراہیم خان : یہ جو جواب میں دیا ہوا ہے۔

"(b) the names of the Hospitals where facilities for the treatment of Cancer exist?

Mr. Chairman: Are as under:

اس کے جواب میں یہ لکھتے ہیں

"All the Teaching Hospitals, Divisional Head Quarter Hospitals and a large number of District Head Quarter Hospitals."

کہاں یہ availability ہے یہ سہولتیں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر میں کہاں پر ہیں یہ جواب غلط ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : یہاں پر انہوں نے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر mention نہیں کئے جوش میں آ کر انہوں نے لکھ دیا ہے۔

سید فصیح اقبال : یہ غلط ہے ناں۔ اس جوش کو ختم کریں ہاؤس میں صحیح اطلاع آنے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : ایسی بات نہیں ہے جہاں تک teaching hospitals کا تعلق ہے تقریباً تمام teaching hospitals میں یہ سہولتیں موجود ہیں جہاں تک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے، اس میں ابھی تک میرے میں نہیں ہے انہوں نے پتہ نہیں کیسے کہا ہے۔

(مداخلت)

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں یہ جاننا چاہوں گا کہ سینٹ میں بلوچستان سے political parties کے ہیڈز کتنے ہیں اور پارٹیوں کے کتنے ہیں ؟

جناب چیئرمین : کیا سوال ہے ؟ فرمائیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : سینٹ میں بلوچستان سے کتنی political parties کے heads ہیں اور parties کے کتنے ہیں ؟

جناب چیئرمین : اس کا سوال سے کیا تعلق ہے۔ نیکسٹ کوئسچن 149 فصیح اقبال صاحب۔

149. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the total number of Pakistan Embassy buildings abroad owned by the Government of Pakistan; and

(b) the number of rented premises and total amount of rent being paid annually?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju:

GOVERNMENT OWNED BUILDINGS

The Government of Pakistan owns 71 buildings in 28 world capitals and major cities for the use of its diplomatic and consular missions.

RENTED BUILDINGS

The Government of Pakistan has rented a total of 1029 buildings in the world capital and major cities abroad. These buildings are being used as office premises or as residential accommodation for our officials including those from other Ministries, for example Defence Attaches, Commercial Attaches and Press Attaches.

ANNUAL RENT

For the 1029 buildings hired by the Government a total amount of Rs. 374,108,624 is being paid as rent annually. This is equal to $ 14,842,400 at the current rate of $ 1 = Rs. 25.20.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

سید فصیح اقبال : میں نے اس میں دیکھا ہے اور میں منسٹر صاحب کی مجبوری کو بھی جانتا ہوں ان کا طریقہ ایسا ہے انگریزوں کے وقت یہ سب red tape ہیں آپ نے اب تک جو buildings خریدی ہیں اس سے آپ کے ملک کو بہت بڑا فائدہ پہنچا ہے لیکن اب جو آپ خرید رہے ہیں، اس کا اتنا لمبا procedure ہے جب بھی آپ نے کسی سے طے کیا Finance اور works منسٹری کے پاس جانے سے یہ مسئلہ رہ جاتا ہے تو کیا آپ کوئی تجویز دیں گے کہ ہم آپ کی مدد کریں بل کی شکل میں ؟ غیر ملکوں میں جتنی بھی پاکستان کی بلڈنگیں ہیں ہم ان کا کرایہ ڈبل دیتے ہیں اور غلط جگہیں بھی ہوتی ہیں اور اس کا نقصان ملک کو بھی ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی۔ تو کیا Ministry of Foreign Affairs غور کرے گی کہ آنے والے وقتوں کے red tape ہٹا کے rented building ہیں، وہ آپ اگر خرید لیں اس میں پاکستان کا Culture Centre بھی بن سکتا ہے آپ کی کالونی بھی بن سکتی ہے اور کروڑوں روپے زرمبادلہ جو آپ کرائے کی شکل میں دے رہے ہیں، وہ بچ جائے گا۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب چیئرمین یہ تجویز بالکل جائز ہے اور ہم بھی یہی کوشش کریں گے اور اس میں معزز سینٹرز حضرات کی مدد ہمارے لئے ایک نہایت حوصلہ افزاء چیز ہوگی۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہمارے ہاں جس طرح privatization کا عمل شروع ہوا ہے، کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ ان عمارتوں کو عنقریب بیچا جا رہا ہے یا نہیں ؟

جناب چیئرمین : کیا Embassy کی عمارتوں کو ؟

جناب محمد صدیق خان کانجو : محترم سینیٹر صاحب کو پرائیویٹائز کیا جاسکتا ہے نہیں کیا جاسکتا۔ ایمبیسی کو بلڈنگ نہیں کہا جاسکتا۔ Our flag flies on that building.

جناب چیئرمین : شکریہ نیکسٹ سوال 150 سید فصیح اقبال صاحب۔

150. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state the number of PARC officers sent abroad for higher education and training during the last five years, with province-wise break-up?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik : 224 officers of PARC were sent abroad for higher education and training during the last five years. Province-wise break-up is given as under:

	Punjab	Sind	NWFP	Baluchistan	AJK
Degree Training	53	3	2	6	1
Short-Term Training:	111	23	17	8	—

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

سید فصیح اقبال : سپلیمنٹری بس اتنا ہے کہ منسٹر صاحب نہیں ہیں تو میں ان سے کیا جواب لوں۔ بلوچستان کے بس وہی مسئلے ہیں انہوں نے بتایا ہے ٹریننگ میں زیادہ بھیجنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں ابھی تک کمی ہے۔

جناب چیئرمین : آپ نے دیکھا ہے کہ سندھ سے زیادہ ہیں' NWFP سے زیادہ ہیں' کشمیر سے بھی زیادہ ہیں۔

سید فصیح اقبال : آپ نے پڑھا نہیں جناب' 17 اور 8 ہے' یہ جناب کہاں زیادہ ہیں ؟

جناب چیئرمین : پہلے degree training دیکھئے۔ short term میں کم ہیں بلوچستان کے degree training میں زیادہ ہیں۔

سید فصیح اقبال : تو جناب اگر کوئی قابلیت پر میرٹ پر کوئی آ جائے تو جناب آپ اس کو بھی روکتے ہیں خدا کے لئے ایسا نہ کریں ناں۔

جناب چیئرمین : کون جواب دے گا' وزیر پارلیمانی امور۔

چوہدری امیر حسین : سر! گزارش یہ ہے کہ فاضل Senator کو بھی علم ہے اور جناب کو بھی علم ہے کہ ٹریننگ کے لئے جب employees میں سے کسی کو باہر بھیجا جاتا ہے تو اس میں کوئی کوٹہ fix نہیں ہوتا ہے۔

keeping in view the seniority *cum* fitness and the requirement of the department

جن ملازمین کو ٹریننگ کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے اس میں تو کوئی کوٹہ نہیں ہوتا ہے جیسے کہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ شارٹ ٹرم میں' ڈگری کے لئے' جو کہ دو سال کا کورس ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین : اصل میں ان کی بات وہی ہے کہ جس علاقے میں قائم ہے' اس arid zone سے زیادہ ہونے چاہیں۔ اصلی بات یہ ہے۔

چوہدری امیر حسین : میں وضاحت کرتا ہوں کہ آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ keeping in view the number of employees, keeping in view the area under cultivation یہ جناب میں area کے متعلق بتاتا ہوں کہ پنجاب کے 11.32 heatic سندھ سے 11،32 NWFP سے 5،47 ' بلوچستان سے 1،81 سر گزارش سے 1،2 ہے کہ یہ ٹھیک بات ہے' سارے پاکستان سے جانے چاہیں اور جتنے ملازم کسی محکمہ میں ہوں' خواہ یہ کسی صوبہ سے ہوں' انہیں میں سے میرٹ پر ان کو لیا جائے گا' سنیارٹی کے مطابق لیا جائے گا اور ان کو training کے لئے بھیجا جائے گا۔ اس میں کوئی مخصوص کوٹہ نہیں ہوتا ہے' اس لئے ان کو کوٹہ کی base پر نہیں بھیجا جا سکتا بہرحال جو ان کا فرمانا ہے وہ درست ہے ہمیں ان کا پہلے ہی بہت احساس ہے اور یہاں اللہ کے فضل سے بلوچستان کی بہت اچھی نمائندگی ہوتی ہے' تمام صوبوں سے زیادہ ہو رہی ہے تو ان حالات میں کون جرات کر سکتا ہے کہ وہ کم بھیجے۔

جناب چیئرمین : جناب ابراہیم خان۔

جناب محمد ابراہیم خان : وزیر صاحب یہ زحمت کریں اور جواب دیں کہ یہاں 53 پنجاب کے ہیں' سندھ کے تین ہیں اور NWFP کے 2 ہے اگر آپ ٹریننگ کے لئے Frontier سے دو بھیجیں گے تو پھر وہ آئندہ سروس میں وہ پھر کیسے Criteria پر پورے اتریں گے ان کا تو ایک جواز بن جائے گا کہ بھائی یہ trained نہیں ہیں اس وجہ سے یہ criteria پر پورے نہیں اترتے ہیں۔ اس طرح سے ان کو ترقی سے محروم رکھا جائے

گا اور ان کے حقوق مارے جائیں گے۔ تو ایسے کیوں رکھا گیا ہے کہ 53 پنجاب اور دو
Frontier سے لئے گئے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا، پہلے بھی کئی دفعہ اس معزز ایوان میں جواب دے چکاہوں، کہ basically quota ہوتا ہے at the time of the initial recruitment ملازمت کے وقت یہ کوٹہ ہوتا ہے لیکن training میں یہ کوٹہ نہیں ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹریننگ میں تو Frontier کے بھی زیادہ جا سکتے ہیں، بلوچستان کے بھی زیادہ جا سکتے ہیں، جو وہاں officers ہوں گے، انہی میں سے ٹریننگ پر ان کو بھیجنا ہے، کسی صوبہ کا ذہن میں رکھ کر ان کو باہر نہیں بھیجنا ہوتا ہے۔

جناب محمد ابراہیم خان : جناب والا ایسا اتفاق ہر بار کیوں ہوتا ہے کہ پنجاب کے افسران اکثریت میں ہوتے ہیں اور باقی صوبے محروم رہ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا، جتنے ملازمین پنجاب سے ہیں، اگر ان کا ratio نکالا جائے تو شاید وہ کم ہی ٹریننگ پر گئے ہوں کیونکہ وہاں پنجاب کے ملازم زیادہ ہیں۔ ملازم اس لئے زیادہ ہیں کہ چونکہ پنجاب کی population زیادہ ہے، کسی لحاظ سے سرکاری ملازمت میں اور اس محکمہ میں بھی زیادہ ہیں اس لئے وہ لوگ زیادہ باہر جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جی اگلا سوال 151۔

151. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) number of cases registered in each Province under the Drugs Act, 1976 since 1st September, 1990;

(b) the number of persons actually tried by the Courts in each Province in such cases since 1st September 1990; and

(c) number of persons convicted for such offences in each province under the Drugs Act 1976 since 1st September, 1990?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) The number of cases

registered in each province under the Drugs Act 1976, since 1st September, 1990 are as under:

Drug Court at Lahore for Punjab.	—	33
Drugs Court at Peshawar for NWFP	—	2
Drug Court at Karachi (for Sindh and Balochistan.	—	180

(b) The number of persons actually tried by the courts in each province since 1st September, 1990 which in some cases are more than one, are as under:

Drug Court at Lahore for Punjab.	—	98
Drug Court at Peshawar for NWFP.	—	One, who is involved in both the cases registered.
Drug Court at Karachi — (for Sindh and Balochistan).	—	180

(c) The number of persons convicted by the Courts in each province for the said period are as under which include cases registered earlier but decided after 1st September, 1990.

Drug Court at Lahore for Punjab.	—	925
Drug Court at Peshawar for NWFP.	—	8
Drug Court at Karachi (for Sindh and Balochistan)	—	46

Syed Iqbal Haider : Sir, my first supplementary question is that the number of persons tried-on page 15 Sir, it is given under (b) 98 in Punjab, number of persons convicted is 925, this appears to be totally eroneous, it is physically not possible. Secondly Sir, that what is the justification or reason of registeration of such a low number of cases in the province of Punjab which has the largest population and the larger size and the lowest number of cases.

تووہاں پر کیا drug چور نہیں ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین : سید تسنیم نواز گردیزی۔

سید تسنیم نواز گردیزی : drug cases کسی صوبے میں کم ہیں اور کسی میں

زیادہ ہیں' یہ cases کے مطابق ہے اور میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہاں پر کیوں زیادہ ہیں ظاہر ہے کہ وہاں پر cases زیادہ registered ہوئے ہیں۔

سید اقبال حیدر : جی' کم ہیں

سید تسنیم نواز گردیزی : پنجاب میں اگر کم ہوئے ہیں تو اس کی کیا justification ہو سکتی ہے۔

Syed Iqbal Haider: Because I fear and my suspicion is that the Drug Staff is not so vigilant and efficient and is in league with the Drug Manufacturers and sellers.

سید تسنیم نواز گردیزی : ایسی کوئی بات نہیں ہے' جو genuins registered ہیں وہی ہم نے آپ کو بتائے ہیں۔

سید اقبال حیدر : 98 تو آپ نے tried کئے 925 آپ نے convict کئے' یہ کیسے ممکن ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : یہ آپ نے information یکم ستمبر 1990-

(مداخلت)

اور یہ جو 925 convict ہوئے ہیں اس میں پچھلے سال کے بھی شامل ہیں۔

سید اقبال حیدر : اچھا ٹھیک ہے' اس میں پچھلے سال کے بھی شامل ہیں۔

جناب چیئرمین : بہرحال معاملہ کچھ confuse ہی ہے اگلا سوال 152

152. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a large number of drugs are being smuggled and sold in Pakistan from India, Iran, Thailand and other countries including the drugs named (i) NORVADEX (ii) PROFESY 5000, (iii) ZANTAC, (iv) TRANSAMIN (v) ZOVIRES, (vi) DECOTIDE, (vii) TENOROMIN, (viii) HERBESSAR, (ix) NIZOROL, (x) DANOL (DANAZOL/DINICROM), (xi) CLOMID, (xii) FIRAMICIN and (xiii) REMACTAZIDE, etc; etc; and

(b) the steps, if any, the Government has taken againts the illegal sale and distribution of the drugs smuggled to Pakistan, indicating also the number of cases registered and persons arrested, tried and convicted in each province for smuggling of such drugs in Pakistan?

Syed Taseem Nawaz Gardezi: (a) Federal Ministry of Interior and Central Board of Revenue are concerned with smuggling with sale of drugs is regulated by Provincial Governments under section 6 of the Drugs Act, 1976.

They have been requested to submit report in this regard which shall be placed before the Senate.

(b) As stated above.

Syed Iqbal Haider: Sir, my supplementary question is that the honourable Minister would verify that no drug can be kept stored imported or sold of, dealt with without registration with them. They have shed the responsibility of the Ministry of Interior whereas the Drug Act provides that no person can deal with any drug either store them, sell them, use them without the registration with them. So, it is first the smuggling is not mere responsibility of the Ministry of Interior but also of the Ministry of Health, nobody can sell I hope you will verify that, nobody can sell any drug without it has been registered.

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Well Sir, it is true that no drug or medicine can be sold in Pakistan without registration, without being registered with the Ministry of Health but the question here is smuggling of medicines/Drugs. Now the smuggling is controlled by the Interior Ministry and the sale of drugs are regulated by the Provinces, so whereever we have Drug Inspectors — Federal Drug Inspectors, then we have Provincial Drug Inspectors, they are vigilant, they keep on checking the medical stores and the whole-sellers and pharmaceutical companies and whenever it comes to our notice we hand over the case to Drug Courts or relevant authorities but so far as the smuggling is concerned, we have asked the Interior Ministry to really check on these things because it is entirely Interior Ministry's job.

Syed Iqbal Haider: Sir, is it a fact that drugs are smuggled from the neighbouring countries to Pakistan just because the prices of drugs in Pakistan are two times, three times, four times more than the other neighbouring countries and is it not the reason that prices of drugs you have increased so high that the people find it a most profitable new profession of smuggling of drug. Smuggling of hoard smuggling of drug

پہلے ہوتی تھی اب smuggle of drug نے اس کی جگہ لے لی ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب یہ اتنی تعداد میں smuggle نہیں ہو رہی ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی drug باہر سے smuggle ہو رہی ہے تو یہ spurious ہے اور sub-standard ہے کیونکہ اس وقت پاکستان میں medicine کی جو قیمتیں ہیں وہ comparably ہماری region کے جو دوسرے ممالک سے مناسب ہیں۔

سید اقبال حیدر : نہیں ' ہیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : میری بات پہلے سن لیجئے ' ظاہر ہے کہ اگر کوئی باہر سے spurious آپ smuggle کر کے پاکستان میں لے آئیں گے ' پانچ روپے کی بجائے آٹھ آنے کی بیچیں گے ' ظاہر ہے کہ اس کی قیمت تو کم ہوگی اور وہ بکے گی۔ اس سلسلے میں ہم نے ایک committee بھی بنائی ہوئی ہے جس میں Ministrty of Health کی طرف سے پورے ملک میں اس چیز کا جائزہ لیا جائے گا۔ میڈیکل سٹور پر ' Hole sales کے stores پر چھاپے مارے جائیں گے اور دیکھا جائے گا کہ کہاں کہاں یہ چیزیں بک رہی ہیں لیکن اس وقت جو رپورٹ ہمیں آئی ہے اس کے مطابق اتنی خاص smuggling نہیں ہوئی ہے اگر کوئی ایسی صورت حال پیدا ہوئی تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

ویسے mostly, under hand پاکستان میں بھی spurious drugs کا یہ کاروبار کچھ لوگ کر رہے ہیں ' اور اس کے اوپر label کسی اور ملک کا لگا دیتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے ممالک میں بھی spurious drugs بن رہی ہیں ' ہمسایہ ممالک میں بھی بن رہی ہیں ' اور ان کو پیسہ کمانے کے لئے یہاں آ کر سستے داموں بیچا جاتا ہے۔ ان پر نام دوسرے ممالک کا لکھا ہوتا ہے۔

Mr. Chairman: Next question No. 153.

153. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the seniority number of Dr. Ghayyur Hussain Ayub amongst the Specialist Doctors in Pakistan Institute of Medical Sciences Islamabad (PIMS);

(b) names of specialist doctors in grade 19 or above who are

senior to Dr. Ghayyur Hussain Ayub;

(c) the qualification, experience etc. required for appointment as Executive Director PIMS; and

(d) the names, grades, seniority qualification other experience of the doctors who held the office of Executive Director PIMS prior to the appointment of Dr. Ghayyur Hussain Ayub?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) the number in seniority of Dr. Ghayyur Hussain Ayub amongst Specialists Doctor is 17.

(b) the names of specialist in BPS-20 is at Annex-A and that of BPS-19 is at Annex-B.

(c) There is no prescribed qualification/experience for the post of Executive Director.

(d) (i) Dr. Ali Masood Akram (BPS-22), MBBS, FCPS, FRCS, FACC, FICS. Over 25 years Professional/Administrative experience.

(ii) Dr. Shaukat Mehmood Malik, (BPS-21), MBBS, TDD, MRCS, MRCP in Cardiology. Over 25 years Professional/Administrative experience.

(iii) Dr. S. Mohsin Ali, (BPS-21), MBBS, MPH. Over 25 years Professional/Administrative experience.

Annex-A

NAMES

1. Dr. Safia J. Amin.
2. Dr. Abdul Khaliq.
3. Dr. Sikandar Hayat Khan.
4. Dr. H. A. Piracha.
5. Dr. M. Shafi.
6. Dr. Ejaz Ahmed.
7. Dr. Kamil Muzaffar.
8. Dr. Azhar M. Qureshi.

9. Dr. Saleem A. Malik.
10. Dr. Iftikhar Ahmed.
11. Dr. Wajahat Ullah Khan Bangash.
12. Dr. Iftikhar J. Khawaja.
13. Dr. M. Afzal Mattu.
14. Dr. G. M. Malik.
15. Dr. Zarina Muzaffar.
16. Dr. M. Shafiq.
17. Dr. Ghayyur Hussain Ayub.

Annex-B

1. Dr. Sohail Abbas.

Syed Iqbal Haider: Would the honourable Minister give reasons and justification for the appointment of Dr. Ghayyur Hussain who is on No. 17 of the seniority list and the previous connected supplementary is, Sir, that if you read the answer to my (d) you would find that most senior, the senior-most doctor of a much higher grade of grade 20 to grade 21 and grade 21 have been occupying this position which has been now given to a grade 19 officer and who is also as junior as No. 17. What is the wonder, what kind of super human he is that he can surpass 16?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Sir, actually this post of Executive Director is not a promotion post. It is a selection post. Therefore, no doctor has any vested right or claim for appointment to this post. Appointment to this post was made through selection from a panel of names submitted to the Prime Minister by the Ministry of Health.

Syed Iqbal Haider: So, he is the Prime Minister's baby.

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: We sent the name of Dr. Naik Muhammad, Dr. Mushtaq, Prof. Malik Mubashir and Dr. Ghayur Hussain Ayub, domicile FATA

یہ سلیکشن پوسٹ ہے اور یہ کسی پروموشن پوسٹ پہ نہیں ہوا' لہٰذا یہ وزیراعظم کی صوابدید ہے کہ ان چار میں سے جن کو appoint کریں انہوں نے کر دیا۔

He has been appointed by competent authority.

Mr. Chairman: Thank you.

Syed Iqbal Haider: Would the Minister disclose the rule under which this selection has been assumed or taken over by the Prime Minister or by the Ministry? Which rule is there to provide for selection?

سید تسنیم نواز گردیزی : سر' یہ وزیر اعظم کی صوابدید پر ہے۔

جناب چیئرمین : جی بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : سر یہ اعتراض اس لئے کیا جا رہا ہے کہ یہ سیٹ قبائل کو ملی ہے کیا ان قبائلیوں کا حق نہیں ہے کہ ان کو بھی کوئی سیٹ ملے ؟

جناب چیئرمین : یہ کس سے سوال پوچھ رہے ہیں ؟ ان سے یا ان سے ؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں ان کی وساطت سے' جو سوال کرتے ہیں کہ فاٹا سے کیوں ہو' کیا فاٹا والے کا حق نہیں ہے ؟

سید اقبال حیدر : میں پوچھتا ہوں کہ junior کو کیوں ؟

سید تسنیم نواز گردیزی : نہیں گزارش یہ ہے کہ ایک selection post ہے اور اس میں کافی حد تک فاٹا کے لوگوں کا حق مارا جا رہا تھا اور اتنی بڑی پوسٹ کے اوپر ایک qualified آدمی۔ he is a qualified man اس کو۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : اور بہت اچھا سرجن ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : تاکہ وہاں کے لوگوں میں احساس محرومی ختم ہو۔ اور یہ ہم نے کیا ہے اگر غلط کیا ہے۔

سید اقبال حیدر : کیا ان سے زیادہ جو سولہ سینئر ہیں۔

Are they not more qualified and experience.

سید تسنیم نواز گردیزی : نہیں یہ بھی تو کوالیفائڈ ہی ہے۔

Mr. Chairman: I think that brings us to the end of the question hour.

154. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Health be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Principal, Nursing College, in PIMS has imposed a ban on the recitation from the Holy Quran during the Assembly, if so, the action taken against the said Principal;

(b) whether it is also a fact that the said Principal had compelled several Muslim girl students to migrate; and

(c) whether it is further a fact that an enquiry is being conducted against the said Principal?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) No.

(b) No.

(c) No.

155. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Health be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to shift Basic Medical Sciences Institute from Karachi to Islamabad?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: No.

156. *Transferred to the Cabinet Division for answering on 18th November, 1992.*

157. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names of wives of those Ambassadors/High Commissioners who served as Principals of Educational institutions running under the control of Government of Pakistan abroad, indicating also the amount paid to them as remuneration for services rendered by them during the last five years?

Mr. Muhammad Saddique Khan Kanju: Pakistani schools at the following 18 stations are being run under the supervision of our embassies/High Commissions :—

1.	Abu Dhabi	10.	Tripoli
2.	Dubai	11.	Tehran
3.	Bahrain	12.	Cairo
4.	Jeddah	13.	Damascus
5.	Doha	14.	Muscat
6.	Ankara	15.	Sana's
7.	Beijing	16.	Amman
8.	Kuwait	17.	New Delhi
9.	Jakarta	18.	Riyadh

At none of these stations wives of any of our Ambassadors/High Commissioners worked as Principal of a school during the past five years.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for Tuesday, the 17th November, 1992

17. *Transferred to the Finance Division for answering on 18th November, 1992.*

18. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state whether it is a fact that increase in the prices of cotton, wheat and other agricultural crops is not correlated with that of the tractors, other agricultural equipments and fertilizers, if so the action taken by the Government in this regard?

Lt. Gen. (Retd.) Malik Abdul Majid: The increase in support prices of farm produce has been correlated with the average increase in the prices of inputs reflected in the calculations of cost of production made by the Agricultural Prices Commission which takes into account the increases in the prices of inputs from time to time.

19. **Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Production be pleased to state the names of officers and staff kept on the SURPLUS POOL OF PAKISTAN STEELS with their district of domicile and date of transfer to surplus pool?

Engr. Islam Nabi: The requisite information is annexed.

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF PRODUCTION

LIST OF OFFICER/STAFF POSTED IN SURPLUS POOL

S. No.	P. No.	Name	Designation	Domicile District	Domicile Province	Date of Transfer of Surplus Pool
1	2	3	4	5	6	7
1.	008583	Mohd Ramzan Abro	D.C.E.	Larkana	Sind (R)	20-8-92
2.	808792	Lt. Col. Said Ahmed Loan	—do—	Karachi	Sind (U)	05-8-92
3.	002461	Akbar Mehdi	S.E.	—do—	Sind (U)	03-11-92
4.	005738	Syed Asad Ali	—do—	Sukkur	Sind (R)	06-7-92
5.	008443	Aftab Ahmed Soomro	—do—	Larkana	Sind (R)	17-8-92
6.	011827	Basit Ali Khan	Manager	Faisalabad	Punjab	17-6-92
7.	011924	Iqbal Hussain	S.E.	Nawabshah	Sind (R)	05-8-92
8.	014516	Bashir Ahmed	Manager (Tech)	Karachi	Sind (U)	03-11-92
9.	807273	M. Mustaqim Khan	Manager	Rawalpindi	Punjab	19-10-92
10.	810797	Major Abdul Waheed Khan	—do—	Peshawar	N.W.F.P.	17-6-96
11.	002666	Syed Khurram Ali	XEN	Karachi	Sind (U)	16-9-92
12.	007455	S. Abdul Hassan Rizvi	D.M. (Tech)	Sialkot	Punjab	03-11-92
13.	010006	Mirza Hasan Ali	D.M. (Tech)	Peshawar	N.W.F.P.	03-11-92
14.	019313	Javaid Saleem	D.M. (Tech)	Lahore	Punjab	24-9-92
15.	019615	Iftikhar Ahmed	D.M. (Tech)	Karachi	Sind (U)	05-8-92
16.	021334	Nasrullah Thaim	D.M.	Khairpur	Sind (R)	18-5-92
17.	032999	Mohd Mushfay Ahmed	D.M.	Karachi	Sind (U)	24-8-92
18.	035831	Akhtar Jawaid	D.M. Tech	Jaccobabad	Sind (R)	03-11-92
19.	061239	Syed Rifat Ali	XEN	Karachi	Sind (U)	5-8-92
20.	803901	S. Anisul Haq	D.M.	Karachi	Sind (U)	18-5-92
21.	817732	S. Nawazuddin	D.M.	Lahore	Punjab	04-10-92
22.	818135	Majid Ali Balouch	D.M.	Jaccobabad	Sind (R)	11-8-92
23.	818437	Manzoor Ahmed Bajkani	XEN (Civil)	—do—	Sind (R)	28-9-92
24.	021822	Khalid Saifullah	A.M.	Karachi	Sind (U)	28-7-92
25.	028746	Mohd Ismail	A.M.	Lasbella	Baluchistan	05-8-92
26.	030945	Rukhsar Ahmed Qureshi	A.M. (Tech)	Karachi	Sind (U)	05-9-92
27.	034061	Mohd Mushtaq	A.M.	—do—	—do—	03-6-92
28.	039713	Hidayatullah Amiri	A.M.	Larkana	Sind (R)	05-8-92
29.	054437	Tatheer Hussain Shah	A.M. (Tech)	Khairpur	Sind (R)	24-8-92
30.	058181	Sikandar Hayat Awan	A.M.	Karachi	Sind (U)	05-8-92
31.	062154	Ayub Gabool	A.M. (Tech)	Karachi	Sind (U)	05-8-92
32.	064769	M. Aslam Bhangar	A.M. (Tech)	Jaccobabad	Sind (U)	05-8-92
33.	065285	S.M. Askari	A.M.	Karachi	Sind (U)	18-5-92
34.	065617	Syed Tajamul Hussain	A.M.	Multan	Punjab	22-6-92
35.	068349	Ghulam Haider	A.M.	Hyderabad	Sind (R)	05-8-92
36.	071358	S.M. Mushtaq	A.M.	Karachi	Sind (U)	18-5-92
37.	072915	A. Kafeel Ansari	A.M.	Rawalpindi	Punjab	18-5-92
38.	073156	Mohd Ayub Ali	A.M.	D.G. Khan	Punjab	24-8-92
39.	073822	Nisar Hussain Rizvi	A.M.	Rawalpindi	Punjab	05-8-92
40.	077801	S. Saleem Ali Shah	A.M.	Peshawar	N.W.F.P.	11-8-92

1	2	3	4	5	6	7
41.	078859	S. Altaf Hussain	A.M.	Karachi	Sind (U)	26-7-92
42.	082368	Shoukat Ali	A.M. (T)	Lahore	Punjab	24-9-92
43.	101125	Mohd Rafi	A.M. (T)	Karachi	Sind (U)	11-8-92
44.	101176	Humayun Yasin	A.M.	Lahore	Punjab	26-7-92
45.	110906	Fitratullah	A.M. (T)	Karachi	Sind (U)	24-8-92
46.	181625	Mohd Arif	A.M.	Hazara	N.W.F.P.	17-6-92
47.	200964	Qazi Mohd Wasiq	A.M. (T)	Bahawalpur	Punjab	24-8-92
48.	201464	Wahid Hussain Burni	A.M.	Lahore	Punjab	05-8-92
49.	285072	Anis Iqbal	A.M.	Jaccobabad	Sind (R)	05-8-92
50.	351318	Mukhtar Shah	A.M. (Tech)	Quetta	Baluchistan	24-5-92
51.	804738	Gul Mohd Awan	A.M.	Multan	Punjab	24-5-92
52.	808466	Shabbir Ahmed	A.M. (T)	—do—	—do—	05-8-92
53.	817406	Khalid Mohiuddin	A.M.	Karachi	Sind (U)	24-9-92
54.	029297	Zainuddin Mirza	Foreman	—do—	—do—	17-6-92
55.	036595	Haq Nawaz	S.S. Engg.	Sahiwal	Punjab	5-7-92
56.	037842	Jamil Ahmed Qureshi	Foreman	Rawalpindi	Punjab	24-9-92
57.	045675	Abdul Hameed	Foreman	Thatta	Sind (R)	24-8-92
58.	046795	Sakhi Mohammad	Foreman	Jhelum	Punjab	24-8-92
59.	050946	Ashiq Ali	Foreman	Sukkur	Sind (U)	24-8-92
60.	054119	Abdul Mobin Khan	Foreman	Rawalpindi	Punjab	24-8-92
61.	055859	Niamat Khan	Foreman	Karachi	Sind (U)	05-8-92
62.	056472	Pervaiz Iqbal	Jr. Officer	Khairpur	Sind (R)	05-8-92
63.	057622	Noor Mohd Jokhio	Foreman	Thatta	Sind (R)	05-8-92
64.	063975	Abdul Malik	Foreman	Khairpur	Sind (R)	28-7-92
65.	072117	Nazir Ahmed	Foreman	Dadu	Sind (R)	23-9-92
66.	076171	Syed Moinul Hassan	Foreman	Hyderabad	Sind (U)	05-8-92
67.	085812	Shah M. Qasim	Foreman	Lahore	Punjab	24-8-92
68.	089761	Abdul Sattar	Foreman	Peshawar	N.W.F.P.	24-8-92
69.	089869	Mohammad Murtaza Shams	Foreman	Karachi	Sind (U)	28-7-92
70.	092428	Khalid Mahmood	Foreman	Karachi	Sind (U)	05-8-92
71.	113263	M. Rauf Butt	Foreman	Lahore	Punjab	24-9-92
72.	114456	Khurshid Ahmed	Foreman	Karachi	Sind (U)	5-8-92
73.	118737	M. Shafique	Foreman	Karachi	—do—	24-8-92
74.	119474	Saleem Ahmed Khan	J.O.	Karachi	—do—	05-8-92
75.	119717	Sabir Hussain	Foreman	Sanghar	Sind (R)	24-8-92
76.	120677	Mohammad Hanif	Foreman	Bahawalpur	Punjab	05-8-92
77.	127922	Jang Bahadur Khan	J. Officer	Karachi	Sind (U)	24-8-92
78.	133779	Khalil Ahmed	Foreman	Campbellpur	Punjab	24-8-92
79.	134058	S. Najeeb Tahir	J.O.	Sialkot	Punjab	24-8-92
80.	135887	M. Adil Khan	Foreman	Faisalabad	Punjab	24-9-92
81.	138843	Shoukat Ali	Foreman	Khairpur	Sind (R)	29-6-92
82.	154407	M. Saleem Soomro	Foreman	Karachi	Sind (U)	17-6-92
83.	156388	Khalid Ahmed Raza	Foreman	Jhelum	Punjab	5-8-92
84.	156728	Saleem Raza	Foreman	Sargodha	Punjab	24-8-92
85.	160539	Irshad Ahmed	Foreman	Jhang	Punjab	24-9-92
86.	161535	Rehmatu Ali	Foreman	Khairpur	Sind (R)	25-8-92
87.	165379	Qamruzzman Khan	Foreman	Karachi	Sind (U)	03-6-92
88.	166375	Hyder Ali Hashmi	J.O.	Karachi	—do—	05-8-92
89.	167363	Afzal Ahmed Khan	Foreman	—do—	—do—	24-8-92
90.	167827	M. Naveed Akhtar	Foreman	Multan	Punjab	24-8-92
91.	168262	Safir Ahmed	Foreman	Karachi	Sind (U)	5-8-92
92.	168327	Ashiq Ali	Foreman	—do—	Sind (U)	24-8-92
93.	171395	Zawar Hussain	Foreman	Sialkot	Punjab	21-6-92
94.	174165	S. Tabassum Raza Jafri	Foreman	Lahore	Punjab	24-9-92
95.	177032	Aley Mohammad	Foreman	Karachi	Sind (U)	17-6-92
96.	188786	M. Yousuf Patel	J.O.	Karachi	—do—	24-6-92

1	2	3	4	5	6	7
97.	201723	S. Shabbir Hussain Zaidi	J.O.	Multan	Punjab	05-8-92
98.	205087	Abdul Zaheen Khan	Foreman	Rawalpindi	—do—	24-8-92
99.	206423	S. Mumtazuddin	J.O.	Karachi	Sind (U)	05-8-92
100.	206431	M. Jamil Anjum	J.O.	Faisalabad	Punjab	5-8-92
101.	207128	Iftikhar Alam	J.O.	Hyderabad	Sind (U)	5-8-92
102.	208191	Salahuddin Javed	J.O.	Karachi	Sind (U)	5-8-92
103.	210145	Sikandar Jamal	Foreman	Karachi	—do—	28-7-92
104.	215872	Abdul Haq Ansari	Foreman	Nawabshah	Sind (R)	9-7-92
105.	218642	Feroz Ahmed	Foreman	Sanghar	Sind (R)	8-10-92
106.	218715	Raja Mohammad Arshad	Foreman	Jhelum	Punjab	11-8-92
107.	219436	Abdul Sattar Khoso	Foreman	Khairpur	Sind (R)	5-8-92
108.	221627	Mohammad Khaliq	Foreman	Karachi	Sind (U)	24-8-92
109.	229911	Yousuf Hasan Khan	J.O.	Lahore	Punjab	20-8-92
110.	234176	M. Mustafa Haroon	Foreman	Karachi	Sind (U)	5-8-92
111.	235865	Manzoor Ahmed	Foreman	Jaccobabad	Sind (R)	5-8-92
112.	241415	Syed Arshad Ali	J.O.	Karachi	Sind (U)	1-7-92
113.	243094	M. Abdullah Khan	Foreman	Sahiwal	Punjab	24-9-92
114.	245976	Zulfiqar Ali Mangi	Foreman	Khairpur	Sind (R)	5-8-92
115.	251607	Anwar Hussain	Foreman	Karachi	Sind (U)	25-8-92
116.	258652	Mohammad Asad	Foreman	Karachi	Sind (U)	5-8-92
117.	268992	Tariq Qaiser	Foreman	Hazara	N.W.F.P.	5-8-92
118.	282294	M. Younus Paracha	Foreman	Sargodha	Punjab	03-6-92
119.	284521	Niaz Malook	S.S. Engg.	Mardan	N.W.F.P.	24-9-92
120.	290106	S. Zafar Ejaz	Foreman	Karachi	Sind (U)	28-7-92
121.	205014	Syed Athar Abbas	Foreman	Karachi	Sind (U)	17-6-92
122.	205375	Abdul Razzaq	Foreman	Nawabshah	Sind (R)	28-7-92
123.	309575	Altaf Hussain	Foreman	Khairpur	Sind (R)	29-6-92
124.	309672	M. Saeed Ahmed	J.O.	Campbellpur	Punjab	24-9-92
125.	310018	Mohammad Qasim	Foreman	Sukkur	Sind (U)	5-8-92
126.	318124	Syed Babar	Foreman	Karachi	Sind (U)	27-10-92
127.	319236	Liaquat Ali	Foreman	Sukkur	—do—	8-6-92
128.	320153	Mohammad Akhtar	Foreman	Campbellpur	Punjab	29-6-92
129.	323632	Raiz Ahmed	Foreman	Karachi	Sind (U)	5-8-92
130.	340685	Rashid Ali	Foreman	Karachi	Sind (U)	25-8-92
131.	344729	Syed Masood Ahmed	Foreman	Nawabshah	Sind (R)	8-6-92
132.	350567	Javed Iqbal	Foreman	Karachi	Sind (U)	28-7-92
133.	020753	Jan Mohammad Jani	Fire Leader	Khairpur	Sind (R)	29-6-92
134.	106127	Mohammad Nazir	Driver	Rawalpindi	Punjab	27-7-92
135.	129917	Zafar Amin	Sk. Worker	Karachi	Sind (U)	24-8-92
136.	168653	Mohammad Khan	Dirver	Hazara	N.W.F.P.	24-9-92
137.	186791	M. Fahim Ahmed	Sk. Worker	Karachi	Sind (U)	3-6-92
138.	207535	Mohammad Ibrahim	Store Keeper	Khairpur	Sind (R)	24-9-92
139.	221635	Irshad Ahmed	Sk. Worker	Karachi	Sind (U)	24-8-92
140.	222119	Niaz Ali Khan	S.K. PO	Karachi	Sind (U)	3-6-92
141.	231908	Ghulam Hussain	Driver	Quetta	Baluchistan	24-8-92
142.	286036	Syed Aley Raza	Sk. Worker	Sargodha	Punjab	3-6-92
143.	293814	M. Ashfaq Ali Khan	—do—	Multan	Punjab	24-9-92
144.	332445	M. Saeed Qureshi	Sr. Asstt.	Karachi	Sind (U)	26-7-92
145.	363596	Ali Abbas	Sub-Engg.	—do—	—do—	28-7-92
146.	363979	Tariq Mahmood	Sub-Engg.	Sukkur	—do—	28-9-92
147.	031801	Amir Shah	Sk. Worker	Karachi	—do—	29-6-92
148.	188549	Mumtaz Ali	Driver	Peshawar	N.W.F.P.	24-8-92
149.	249491	M. Sher Awan	Driver	Sargodha	Punjab	24-8-92
150.	271357	Ahmed	Driver	Sukkur	Sind (U)	24-8-92
151.	280933	Allah Ditta	Driver	Karachi	—do—	24-8-92
152.	293555	Ahmed Hussain	Driver	—do—	—do—	24-8-92

1	2	3	4	5	6	7
153.	295078	Syed Badshah Hussain	Storeman	Sargodha	Punjab	24-9-92
154.	297348	Shujaat Ali	Driver	Karachi	Sind (U)	24-8-92
155.	297364	Mohammad Jameel	Sk. Worker	Karachi	Sind (U)	3-6-92
156.	301019	Mehboob Rabbani	Driver	Karachi	—do—	24-9-92
157.	312045	Nifasat Ali	Driver	Rawalpindi	Punjab	24-9-92
158.	344487	Nadeem Pervaiz	Storeman	Karachi	Sind (U)	24-9-92
159.	341576	Fareed Ahmed	Storeman	—do—	—do—	3-6-92
160.	341584	M. Waseem Khan	—do—	—do—	—do—	3-6-92
161.	349208	Nazir Ahmed	Driver	Sukkur	—do—	24-8-92
162.	356654	Ali Bux Bhughtai	Asstt.	Khairpur	Sind (R)	8-10-92
163.	358339	Imran Qasim	Asstt.	Karachi	Sind (U)	21-6-92
164.	359343	Mohammad Ali Zardari	Asstt.	Dadu	Sind (R)	21-8-92
165.	057312	Jamal Ahmed	Sk. Worker	Karachi	Sind (U)	24-8-92
166.	188441	Mohammad Aslam	S.S. Worker	Sahiwal	Punjab	29-6-92
167.	234516	Mohammad Asif	Sk. Worker	Dir	N.W.F.P.	20-7-92
168.	262471	Umaryab Khan	Storeman	Karachi	Sind (UY)	3-6-92
169.	266639	Ghulam Fareed	Driver	Sukkur	Sind (U)	24-8-92
170.	356514	Faiz Muhammad	Jr. Asstt.	Larkana	Sind (R)	1-7-92
171.	357537	Abdul Rahim Koloro	—do—	Nawabshah	Sind (R)	21-6-92
172.	342831	Azhar Ali	Sk. Worker	Hyderabad	Sind (U)	25-8-92
173.	283495	Syed Sabeehuddin Pasha	Off. Attend	Karachi	—do—	25-8-92
174.	132519	M. Qaiser Khan	Foreman	Karachi	Sind (U)	24-8-92
175.	263613	Mohammad Afsar	Driver	Rawalpindi	Punjab	24-8-92
176.	204145	Masood Jamil Qureshi	A.M.	Quetta	Baluchistan	18-5-92

20. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to refer to Senate Starred question No. 101 replied on 27th August, 1992 and state the action, if any, taken on the report of the Committee constituted to examine the question of merger of C.A.O. with the Ministry of Foreign Affairs?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: The Committee of the Ministry of Foreign Affairs, to examine the question of merger of C.A.O. with the Ministry of Foreign Affairs, submitted its report during May 1992.The report has been examined by senior officers of the Ministry. A final decision will be taken keeping in view all aspects of the merger.

RAHATULLAH KHAN JARRAL,
Secretary.

ISLAMABAD:
The 16th November, 1992

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب چیئرمین میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر ایوب جو ہے اس نے اپنی private practice چھوڑ دی ہے اور مکمل طور پر اس نے اپنے آپ کو devoted کیا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے۔

LEAVES OF ABSENCE

جناب چیئرمین : آپ ان کی تقرری سے مطمئن ہیں۔
مخدوم حمید الدین صاحب نے اپنی علالت کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب عالم علی لالیکا صاحب خرابی صحت کی بنا پر۔ - - یہ تو ممکن نہیں ہے لالیکا صاحب ! لکھا ہوا ہے عالم علی لالیکا صاحب خرابی صحت کی بنا پر 8، تا 15، نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جنرل مجید صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناگزیر وجوہ کی بنا پر آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔جی چوہدری امیر حسین صاحب۔

چوہدری امیر حسین : سر میں نے ایک گزارش کرنی ہے آپ سے بھی اور فاضل ہاؤس کے ممبران سے بھی کہ جنھوں نے مہربانی کی اور بہت سے بل اس ایوان نے پاس کئے یہ بھی ایک چھوٹا سا اور مفید بل ہے اس کو پہلے take up کر لیں باقی کارروائی بعد میں کر لیں تو مہربانی ہو گی۔

A Senator: We object to this. Discussion is already continuing on certain issue.

جناب چیئرمین : نہیں وہ تو ٹھیک ہے اگر یہ 22 تک lapse کر رہا ہے۔

چوہدری امیر حسین : 9th کو جی۔

Mr. Chairman: 19th means day after tomorrow.

A Senator: Let them complete the debate.

آوازیں : سر House سے رائے لے لیں۔

جناب چیئرمین : یحییٰ بختیار صاحب کہہ رہے ہیں کہ دو دن ہیں یعنی آج کے دن یہ کر لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار : جناب کریں گے lapse نہیں ہونے دیں گے۔

Mr. Chairman: We have the commitment of the Leader of the Opposition. So, I think, we will take it up tomorrow then.

تواب کیا فکر ہے آپ کو

PRIVILEGE MOTIONS

(i) *RE*: DETENTION/ARREST OF SENATOR SAYED IQBAL HAIDER

Mr. Chairman: Yes, Syed Abdullah Shah Sahib.

Mr. Abdullah Shah: Mr. Chairman, Sir, I moved a privilege motion yesterday evening on the detention of our Senator Syed Iqbal Haider Sahib.

<u>جناب چیئرمین</u> : اقبال حیدر صاحب سے تو پوچھ لیں وہ کدھر ہیں۔ کل آپ نے مجھے فون کیا اور خود میں نے personally police station and D.C. سے چیک کیا They informed me that Syed Iqbal Haider Sahib had not been arrested categorically یہ صرف ایک دفعہ۔ آپ کے فون کے بعد میں مسلسل اس چیز کے پیچھے رہا۔

and I was informed by the Deputy Commissioner, by the Interior Minister and by the تھانہ itself اور انہوں نے کہا کہ he is not under detention, he had not been arrested and I was very concerned about it and the finally I received the information کہ نہیں وہ باہر ہیں۔ then Let us hear Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Sir, let me inform you the fact, this is totally a false and baseless statement made by D.C. and all other authorities concerned and I have witnesses to that effect.

Mr. Chairman: You please tell what happened?

Syed Iqbal Haider: The Party secretariat was illegally taken over by the police, yesterday. Now our party is a legitimate and legal registered party and it has not yet been banned. I find no reason that the authorities decide to seal my secretariat.

Mr. Chairman: You please tell about yourself.

Syed Iqbal Haider: When I heard about it, I heard that they are arresting everybody and they are taking out the flags, 15,000 flags

and 15,000 flag posts were taken out. So, on telephone they informed me and I rushed to that place. By the time they had taken away the flags and the flag posts.

Mr. Behrawar Saeed: Danda posts?

Syed Iqbal Haider: Danda posts which are used for flags. They had taken them. When I entered, he said who are you, you cannot enter here? I said my name is Senator Iqbal Haider. I am a member of the Senate and I have come to inquire as to why have you taken over the party's central secretariat and may I ask under what authority are you sitting here. They just laughed at me. They said you want to show authority. We are here, we have order to be here and we do not carry any authority. I said how can you take over the whole place without a written order, search order. By the time I reached there, they had already taken away all the staff of the central secretariat to the Aabpara Thana. So, I said show me the order. When I enquired about where are the people working there, they said...

(*Interruption*)

جناب چیئرمین : بات تو سن لیں ان کی۔

Akhunzada Behrawar Saeed: He is only to inform the House whether he was arrested or not?

جناب چیئرمین : اقبال حیدر صاحب اس پر آئیں ناں۔

سید اقبال حیدر : بہرہ ور سعید صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد Interior Minister بنائے جب Interior Minister خاموشی سے سن رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : اس پر بتائیں۔ were you arrested?

Syed Iqbal Haider: Sir, I was arrested. When I asked where are they? He said, he has taken them all to the Aabpara Thana and we have orders that anybody who comes here is under arrest. He said you are also under arrest. I warned him, I said, look! I am a sitting member of the Senate. He said, anybody who will come to the central secretariat will be arrested and you have entered here. I said, you talk to your authorities, higher ups. He did talk to them on the wireless and he did confirm, yes Sir, I have obtained specific and in front of me he

informed them, whosoever he was, I do not know. It was Tajammul Hussain, SHO, Aabpara. It was a huge contingency of the police and all the policewalas (پولیس والے) . He informed them in front of me that this gentlemen says that he is a Senator Iqbal Haider what should I do with him. A few minutes later, his wireless again rang and he talked. He tole me, yes, I have received a confirm orders that you are under arrest. I said, I will not accept your orders under arrest unless you produce the orders in writing. And he said اقبال صاحب کس زمانے کی بات کرتے ہیں ؟

Order in writing کبھی دیئے جاتے ہیں ایسے معاملات میں۔

جناب چیئرمین : پھر کیا ہوا۔

Syed Iqbal Haider: And I said I will not leave, you will have to take forcefully.

اس نے کہا پھر جی آپ چلیں آبپارہ میں۔ میں نے کہا میں تو نہیں چلوں گا آبپارہ جب تک کہ تم میرے orders in writing, لے کر نہیں آؤ گے۔

I do not volunteer to be arrested and in the meantimt this thing was going on, then they are talking on wireless again and again.

جناب چیئرمین : آخر کار ہوا کیا ؟

Syed Iqbal Haider: :At about 6 O'clock they released me.

جناب چیئرمین : یعنی سیکرٹریٹ سے ہی۔

سید اقبال حیدر : جو انہوں نے actual inform کیا تھا وہ تو سیکرٹریٹ سے ہی کیا تھا۔

جناب چیئرمین : آپ کو پکڑا کسی نے ؟

سید اقبال حیدر : of course پکڑا، اور کہا کہ

You cannot leave this room, I was inside the Secretariat. You cannot leave this room. Of course they said

کہ آبپارہ چلیں۔

جناب چیئرمین : پھر انہوں نے کیسے چھوڑا ؟

Syed Iqbal Haider: They said now we have received orders that you are not required. They released me after one and a half hour.

Mr. Chairman: But Syed Abdullah Shah inform me that you had inform on your mobile telephone.

Syed Iqbal Haider: Yes, I had informed on my Federal Lodge No. 1. The moment I received this information, I had the mobile telephone and immediately informed.

Mr. Chairman: So they allowed you to make that call.

Syed Iqbal Haider: Of course, they cannot stop me from using my own telephone. They had cut all our telephone connections. Of course, I made a call.

جناب چیئرمین : کسی نے روکا نہیں آپ کو ؟

Syed Iqbal Haider: He did but they have not touched me.

جناب چیئرمین : مجھے بھی یہی یقین تھا۔

سید اقبال حیدر :

اسی طرح الجھتی رہی ہے ظلم سے خلق
نہ ان کی ریت نئی ہے نہ اپنا خلق

Mr. Chairman: They will not touch you. مجھے بھی یقین یہی تھا کہ

Syed Iqbal Haider: They have not touched me physically.

Mr. Chairman: I agree with you.

Syed Iqbal Haider: I am not saying physical assault. I am not making that statement of physical assault. Certainly not but for one and a half hour, I was under arrest and detention with him. I discovered one more thing. Thank God I brought those receipts from him because then I discovered that the whole object was to show recovery of arms from the Central Secretariat.

جناب چیئرمین : ڈنڈا تو آپ نے خود پیش کر دیا کل۔

سید اقبال حیدر : جناب ڈنڈوں کی تو وہ بات نہیں ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, arms. So I said now you have inspected.

(*Interruption*)

Syed Iqbal Haider: He was sealing the Central Secretariat, so I asked them that look how can you seal without order or if you are doing it, at least give me in writing, what you have seen because tomorrow you should not say that we are leaving, you are taking us away, that you have recovered so much arms. So, I said whatever you have seen in the Central Secretariat, you put it in writing so that tomorrow Government or Ch. Nisar or Ch. Shujjat Hussain should not say we have discovered 500 hand grenades and 5000 Kalashinkoves and that so many rocket launchers. So, thank God, I have this evidence before me.

Mr. Chairman: So, he complied with your orders and give it to you.

Syed Iqbal Haider: Of course, this receipt I have to take it. This is a violation of my privilege.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Minister for Interior جواب دے لیں

He himself presented here why do you want to

اس پر debate کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے move کر دیا ہے ایک بات سامنے
لے آئے ہیں۔ آپ نے چار دن debate کرائی اور

Syed Abdullah Shah: When the man was arrested, I informed you, and then he was released after you rang him up and you are not permitting me.

Mr. Chairman: No. No I am saying the statement has come from his own.

Syed Abdullah Shah: Why has he come? But I have moved the privilege motion.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ بھی بتا دیں جی۔ Privilege Motion

سید عبداللہ شاہ : نہیں میں کہتا ہوں کہ میرا privilege اٹھائیں تو میں پڑھتا ہوں۔

جناب چیئرمین : ہو گیا ہے۔ مجھے واقعات بتائیں ناں۔ وہ بعد میں ہو گا آپ بتائیں کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں ؟

سید عبداللہ شاہ : میں نے motion move کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : آج take up motion تو نہیں ہو رہا وہ تو process ہو رہا ہے۔

I am allowing him to make statement on the floor of the House. I have allowed him to make the statement himself.

Syed Abdullah Shah: But that does not solve the problem. I am the mover, let it come formal to the House.

Mr. Chairman: You see the problem has been solved because he is present here today. I want to know what you want to say.

Syed Abdullah Shah: I will say only when my motion is before you.

Mr. Chairman:

موشن تو کل یا پرسوں ہو گا ابھی تو process ہی نہیں ہو رہا۔

I am still allowing you to make a statement.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : پہلے عبداللہ شاہ صاحب کو بات کر لینے دیں۔ پھر آپ کو موقع دوں گا۔ باری باری ہو گا ناں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : یہ میرا personal privilege ہے اور میرے لئے بہت اہم ہے۔ صبح ساڑھے نو بجے میرے گھر پر round کیا گیا ہے میرے ملازموں کو مارا پیٹا گیا ہے۔ مجھے move کرنے کی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین : ایک وقت میں ایک ہی بات سنوں گا ناں جی عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Sir. I read the motion, that I have moved before this House that my privilege as a member of this House and that of the House as a whole has been breached in illegal and unwarranted arrest of Senator Syed Iqbal Haider by Islamabad Police. This arrest has been made while the House is in Session and the Senator has done no wrong. He was taken to custody from the Central Secretariat of Pakistan Peoples' Party in Islamabad. This motion, I have moved in this Office yesterday and I would request you that this be taken up formally because we are already discussing.

Mr. Chairman: O.K. we are discussing.

بتائیں کہنا کیا چاہتے ہیں ؟

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب پہلے مجھے point of order پر بات کر لینے دیں یہ اس سے متعلقہ ہی ہے۔

جناب چیئرمین : privilege Motion move کر رہے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں بھی Privilege Motion move کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : اس کے بعد میں آپ کو بھی موقع دے رہا ہوں۔ ایک ختم ہو تو دوسرے کو دوں۔ ایک چیز ختم ہو گی تو دوسرے کو take up کریں گے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : وہ ایک ہی قسم کے ہیں میں اکٹھا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : بھائی ایک ختم کرے گا تو دوسرا شروع کرے گا۔ بات کرنے دیں آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, Sir, this House has been discussing for the last 2-3 days a so-called privilege motion that because Pakistan Peoples' Party is holding a long march or a procession so this will amount to the breach of privilege of this House and we are discussing this issue and our answer was that our march or procession will be completely peaceful. We want to register our protest against the doings of the Government. There is no question of violence, there is no question of taken law into our own hands and we are repeatedly saying so but we were given lectures on the norms of democracy on the ways of how democratic institutions should function and Sir, you have now seen who is violating the law and the Constitution, the unwarranted arrests of thousands of workers of Pakistan Peoples' Party.

<u>جناب چیئرمین</u> : Privilege Motion تو اقبال حیدر صاحب کے بارے میں ہے باقی کوئی نہ کوئی motion تو آپ علیحدہ دیں گے۔

Syed Abdullah Shah: And then taking over the Secretariat without unlawful authority.

Mr. Chairman : Again this issue is not before us. What is an issue is the privilege regarding the arrest of Mr. Iqbal Haider باقی چیئرمین آپ لائیں۔

Syed Abdullah Shah: Sir, you let me complete because you have been allowing people to talk everything.

Mr. Chairman: I am allowing you to talk on the arrest of Mr. Iqbal Haider.

Syed Abdullah Shah: If you read the newspapers today or yesterday how the law has been played away, how the law has been violated and you do not permit me.....

Mr. Chairman: I am saying on that issue please bring a proper motion. I am allowing you to speak on the arrest of Mr. Iqbal Haider.

Syed Abdullah Shah: So Sir, in the same way, I say that finally they had to take illegal, unwarranted action against the Member of the Senate when this House is in Session. As soon as I learnt about his arrest on telephone, I informed you. I informed the Deputy Chairperson of the Senate and I tell you and assure you when you again told me that the police is saying no we have not arrested. As I said, Sir, they are making wrong statement. We have already got experiences. When we were arrested in Jacababad they defined. Fortunately, we were photographs in a truck, then this Government found you know the illegal weapons.......

<u>جناب گلزار احمد خان</u> : جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح میں نے بھی تحریک استحقاق پیش کی آپ کی خدمت میں اور اپنی طرف سے اور اپنے بھائی Senator مختار احمد خان، وہ بھی یہاں پر sitting Senator ہیں۔ ہم دونوں کی families لاہور میں مقیم ہیں۔ اور صبح ساڑھے نو بجے پولیس نے وہاں پر raid کیا ہے اور چونکہ ہم بڑے پرامن قسم کے لوگ ہیں، امن پسند ہیں، ہمارے ملازموں نے کہا کہ ٹھیک ہے جی

آپ Entry کریں ہماری حدود میں آ جائیں جب وہ وہاں پہنچے کہنے لگے کوئی دہشت گرد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دیکھ لیں جی یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ پھر وہ اندر enter ہونا چاہتے تھے جہاں پر مستورات ہیں تو اس کے بعد انہوں نے یہ کہا جناب اندر مستورات ہیں وہاں اور کچھ نہیں ہے۔ یہاں آپ کے پاس کوئی search warrant یا کچھ ہے تو انہوں نے میرے Care taker کو مارا پیٹا ہے اور اس کے لئے میں نے privilege motion پیش کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ Breach of privilege ہوا ہے اور جس پولیس آفیسر نے یہ حرکت کی ہے اس کے متعلق آپ مہربانی فرما کر اس کی انکوائری کی جائے اور اسے صحیح طریقے سے سزا دی جائے۔

حافظ حسین احمد : تحریک استحقاق ہے اس مسئلے پر۔

جناب چیئرمین : آپ کی اپنی ہے۔

حافظ حسین احمد : جی ہاں میں نے دی ہے اس پر۔ جناب کوئی مغرب کے وقت محترم سینیٹر سید عبداللہ شاہ صاحب فیڈرل لاج 2 میں تشریف لائے اور انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ اس وقت معزز ممبر جناب اقبال حیدر صاحب کو آبپارہ پولیس کے ایس ایچ او جن کا نام تجمل حسین ہے نے بغیر warrant کے گرفتار کر لیا ہے۔ اور اس سلسلے میں عبداللہ شاہ صاحب نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے آپ کو بھی ٹیلی فون پر اطلاع دی ہے اور اس وقت بھی معزز رکن ان کے قبضے میں ہیں۔ ہم نے بھی کوشش کی لیکن فوری طور پر ہم نے تحریک استحقاق دی ہے مجھے اجازت دیں کہ میں اسے پیش کروں۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیں۔ یہ تو وہی ہے۔ اقبال حیدر صاحب کے بارے میں۔ وہ تو آچکی ہے۔ یہ کتنے ممبرز تحریک استحقاق دے سکتے ہیں۔ فرمایئے۔

حافظ حسین احمد : ایوان بالا کے معزز رکن جناب اقبال حیدر کو آج شام چھ بجے کے قریب اسلام آباد پولیس نے گرفتار کیا ہے اور انہیں دو گھنٹے حبس بیجا میں رکھا جب کہ دیگر Senators نے بھی اس سلسلے میں چیئرمین سینٹ کو فون پر اطلاع دی۔ پھر کہیں جا کر ان کو رہا کر دیا گیا۔ اس سے اس ایوان اور ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : آپ فرمایئے۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین اس سلسلے میں اتنی گزارش ہے کہ اس وقت Senate کا ایوان in-session ہے۔ اور یہاں پر کل وزیر داخلہ صاحب نے اس ایوان میں واضح طور پر یقین دہانی کرائی تھی کہ کسی پر زیادتی اور ظلم نہیں ہو گا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اب تک یہ long march شروع ہوا ہے نہ کوئی ایسی غیر قانونی حرکت ہوئی ہے اور اس ایوان میں اپنا نقطہ نظر معزز رکن جناب اقبال حیدر صاحب نے پیش کیا اور اس کے فوراً بعد ایک ہی دن کے بعد اس کے ساتھ یہ حادثہ اس بات کا غماز ہے کہ یہاں پر اپنی پارٹی اپنے نقطہ نظر کے مطابق اگر بات کی جائے اور حکومت مخالف ہو تو اس معزز رکن کو بھی اس کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت جو صورت حال ہے اس میں خود حکومت اور کچھ agencies کی کارفرمائی ہے کہ وہ حالات کو مزید بگاڑا اور ہم سمجھتے ہیں کہ کل میں وہاں فیڈرل لاج میں اپنے کمرے میں تھا جناب عبداللہ شاہ صاحب تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ بغیر کسی اشتعال کے اور بغیر کسی warrant کے آبپارہ تھانہ کے S.H.O. تجمل حسین صاحب نے اقبال حیدر صاحب کو گرفتار کیا ہے اور فوری طور پر ہم نے جناب چیئرمین صاحب کو بھی اطلاع دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ماحول میں جبکہ حکومت یہ کہتی ہے کہ جناب ہم اس قسم کے تشدد آمیز رویہ کے خلاف ہیں۔ اور ہم کسی پر زیادتی نہیں کرنا چاہتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک معزز رکن کو جب کہ ایوان بالا کا اجلاس جاری ہے، اسے اس انداز میں گرفتار کیا جائے۔ اور جب وہ خود کہہ رہے کہ جناب میں Senate کا رکن ہوں اور میرا نام اقبال حیدر ہے اور اس کے باوجود اسے دو گھنٹے تک رکھا جائے جبکہ آپ نے بھی انہیں ٹیلی فون کیا تھا اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم نے کوئی گرفتار نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اور اسے privilege committee کے سپرد کیا جائے۔ کیونکہ کل کلاں کوئی بھی ایس ایچ او کوئی بھی پولیس کا سپاہی کسی بھی معزز رکن پارلیمنٹ کے ساتھ اس قسم کا سلوک کر سکتا ہے۔ یقیناً آج اگر چوہدری شجاعت صاحب ہیں تو چند دن پہلے وہ بھی حزب اختلاف میں تھے۔ اگر آج اس طرف بیٹھنے والے ارکان کے ساتھ یہ کچھ کیا جا رہا ہے تو انشاء اللہ کل کلاں ان کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کے دونوں اطراف میں جو معزز ممبران بیٹھے

ہیں جس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں جو ان کا نقطہ نظر ہے اس سے قطع نظر وہ Senate کے ممبر ہیں، پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اور ان کا privilege بنتا ہے کہ وہ اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔ حکومت کی مخالفت کریں یا حکومت کی حمایت کریں، لیکن ان کے privilege اور عزت نفس کو مجروح نہ کیا جائے۔ میں گزارش کروں گا کہ اسے privilege committee کے سپرد کیا جائے تاکہ بار بار اس جیسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب مجھے بھی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: نہیں please - دیکھیں جتوئی صاحب یہ privilege motion ہے اس پر debate تو نہیں ہوتی ناں۔ The man himself is present سب سے authentic ان کی اپنی بات ہے جو وہ خود کہہ رہے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب والا اس پر نہیں۔ میرا اپنا ایک الگ معاملہ ہے۔ وزیر داخلہ صاحب یہاں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: پہلے یہ ختم نہ کرلیں پھر آپ کا take up کرلیں گے؟ جی جناب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا۔ اقبال حیدر صاحب کے حوالے سے کہ جو ہمیشہ اچھے وکیل ہیں۔ دوسروں کا بڑا اچھا case plead کرتے ہیں، لیکن افسوس ہے کہ وہ آج اپنا کیس ثابت کیا، اچھے طریقے سے، جیسے وہ کہہ رہے تھے، پتہ چل رہا تھا کہ انہیں مجبور کیا جارہا ہے، انہیں کچھ پیچھے سے کہا جارہا ہے کہ آپ اسے اس طریقے سے کریں، اس طریقے سے کریں۔ سارے ایوان نے نوٹ کیا ہے۔ جناب والا! آپ نے بھی اسے محسوس کیا ہوگا تو بات ایسے شروع ہوئی تھی کہ کل میں نے کہا کہ سیکرٹریٹ میں کئی ہزار ڈنڈے یہ پیپلز پارٹی والے لے کر آئے ہیں اقبال حیدر صاحب نے مجھے چیلنج کیا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تو پھر اس کے بعد میں نے آکر کہا کہ اقبال حیدر صاحب آپ جاکر دیکھیں۔ یہ بڑے شریف آدمی ہیں جناب والا ان کو قطعاً اس کا پتہ نہیں تھا۔ اور نہ ہی یہ ڈنڈے لانے والوں میں شامل تھے جو سیکرٹریٹ میں آئے ہیں۔

میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کیونکہ جس طریقے سے کل انہوں نے بات کی تھی۔ اس طریقے سے افسوس ہے آج نہیں کر سکے۔ اس کے بعد جناب یہ وہاں ڈنڈے دیکھنے کے لئے گئے کہ واقعی ایسا ہے۔ ان کو تو یقین نہیں تھا کہ ڈنڈے ہوں گے لیکن جب ان کی اپنی زبانی پندرہ بیس ہزار ڈنڈے جھنڈوں کے لئے آئے تھے۔ جناب والا بیس ہزار ڈنڈوں پر جھنڈے لگانے کے لئے کم از کم پانچ چھ دن چاہئیں۔

جناب چیئرمین: وہاں سے جھنڈے بھی ملے کہ نہیں۔

چوہدری شجاعت حسین: وہاں جھنڈے نہیں تھے ڈنڈے تھے۔ اگر وہاں پر جھنڈے والے ڈنڈے ہوتے یا انہوں نے جھنڈے لگانے ہوتے تو کم از کم پندرہ بیس دن لگ جاتے۔

سید اقبال حیدر: چوہدری صاحب ایک منٹ۔ آزادی صحافت کا issue زیادہ اہم ہے۔ میں اس لئے آپ سے درخواست کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس سے پہلے یہ سن لیا جائے۔

سید اقبال حیدر: نہیں جناب۔ صحافی احتجاجاً واک آوٹ کر رہے ہیں۔

(*Interruption*)

Sir, this is the 4th consecutive day attack on the Editor of newspapers...

(*Interruption*)

And as a protest on the attack on their colleague they are walking out now...

Mr. Chairman: We will go into that also.

(پریس گیلری سے صحافی واک آوٹ کر گئے)

چوہدری شجاعت حسین: وہ آتا ہے اس پر بھی ہم بات کریں گے۔ وہ ایک علیحدہ issue ہے۔

سید اقبال حیدر: صحافیوں کی آزادی میری آزادی سے زیادہ اہم ہے۔

جناب چیئرمین: وہ بھی کرتے ہیں۔ ایک issue ختم ہو جائے پھر اس پر بھی آتے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا ایک تجویز ہے۔ صحافی چونکہ واک آؤٹ کر کے جا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو دو ممبر اس وقت چلے جائیں اور ان کو فی الحال واپس لے آئیں۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ جناب محمد علی خان صاحب اور فصیح اقبال صاحب۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر : لیکن جناب ان کے اوپر جو ظلم وتشدد ہو رہا ہے ؟

جناب چیئرمین : ایک مسئلہ تو ختم ہو پھر اسے take up کرتے ہیں۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین! میں اپنی تقریر میں اس مسئلہ پہ high light کروں گا۔

جناب چیئرمین : پہلے ایک مسئلہ تو ختم کرنے دیں۔ باری باری ہو گا ناں۔ جی جناب چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب اب میرا خیال ہے کہ کوئی گنجائش باقی رہی نہیں۔ کیونکہ واقعی میں محسوس کر رہا تھا اور آپ بھی محسوس کر رہے تھے جناب والا کہ اس سلسلے میں جہاں تک ان کی اپنی Privilege Motion کا تعلق ہے' وہ نہ تو خود ذہنی طور پر اس طرح غلط بیانی کرنے کے قائل تھے اور نہ ہی وہ کرنا چاہتے تھے لیکن مجبوری تھی ان کی کہ انہوں نے اس طرح کرنے کی کوشش کی۔ تو کل جب وہاں پر یہ واقعہ ہوا۔ جناب والا آپ کی بھی نظر میں ہے آپ نے بھی فوری طور پر پانچ منٹ میں اس کا notice لیا۔ آپ نے مجھ سے بات کی' ڈپٹی کمشنر سے بات کی۔ میں نے جب سارے واقعہ کا 'privilege motion آنے کے بعد پتہ کیا' تو انہوں نے کہا کہ جی کل جب یہ وہاں پر گئے ہیں۔ تو انہوں نے جا کر وہاں پر ان کے ساتھ' ظاہر ہے کہ جی وہاں پر جو دو چار پانچ آدمی کھڑے ہوں گے انہوں نے کہا کہ کیسے کر رہے ہو کیوں کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ جناب آپ اندر جا کر دیکھ لیں۔ یہ دیکھ لیں ہم نے ڈنڈے پکڑے ہیں۔ اسی پر انہوں نے کہا کہ lists بنائیں۔ انہوں نے lists بنانی شروع کر دیں۔ اسی دوران انہوں نے کوئی۔

ظاہر ہے کہ پتہ کیا ہو گا انہوں نے بغیر کسی بات کے، انہوں نے وہاں جو آدمی تھا۔ یہ درست ہے۔

انہوں نے اسی وقت ڈپٹی کمشنر سے wireless پر پوچھا میں یہ بالکل ماننے کے لئے تیار نہیں کہ ڈپٹی کمشنر نے آگے سے کہا کہ آپ انہیں گرفتار کر لیں ڈپٹی کمشنر کو پہلے ہی احکامات تھے کہ کسی Senator یا .M.N.A یا اس طرح کے کسی لیڈر کو گرفتار کرنا بالکل غلط ہے اور نہ ہی گرفتار کیا جائے گا اور نہ ہی آپ گرفتار کریں لیکن اس آدمی نے کہا جی کہ یہ Senator کہہ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر کہہ بھی رہے ہیں تو پھر بھی آپ انہیں گرفتار وغیرہ نہیں کر سکتے۔ یہ زیر حراست رکھنا یا گرفتار کرنا یہ تو آپ قانون دان ہیں مجھ سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، قطعاً کوئی ایسا واقعہ ہوا ہی نہیں لیکن میں یہ کہوں گا کہ وہ واپس آکر اس کے اوپر خود ہی زور نہ ڈالیں تو یہ زیادہ مناسب رہے گا تاکہ ان کی اپنی بھی Credibility رہے تاکہ آئندہ بھی اگر ایسی کوئی بات ہو ہم بھی اس کو تسلیم کریں اور اگر privilege motion بنیں تو اس کو privilege committee کے پاس بھیجیں۔

جہاں تک حافظ حسین احمد کا تعلق ہے انہوں نے بھی اسی طرح کی بات کی ہے سینیٹر گلزار احمد صاحب نے جس کا ذکر کیا ہے وہ بالکل ہی اس سے علیحدہ ہے وہ گیارہ بج کر پانچ منٹ پر یہاں موصول ہوا، آج ہی، اور ابھی 12 بجے ہیں یہ لاہور کے متعلق ہے کہ لاہور میں ان کے گھر پر اس طرح کا کوئی واقعہ پیش آیا تو اس کو آپ نے admit کر لیا ہے مجھے تو ابھی کاپی ملی ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u> : اس کی آپ رپورٹ لے لیں تاکہ ہم جان سکیں کہ آپ کا version کیا ہے۔

<u>چوہدری شجاعت حسین</u> : ٹھیک ہے جی یہ ابھی پیش ہوئی ہے اس پر report لے لیتے ہیں اور جناب اگر اقبال حیدر صاحب واپس آکر اپنی تحریک واپس لے لیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔

<u>جناب چیئرمین</u> : اقبال حیدر صاحب کے بارے میں ان کی موجودگی میں بات کی جائے گی، وہ آجائیں تو پھر بات کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین ' مجھے بہت ہی افسوس ہے کہ معزز وزیر داخلہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایک معزز رکن یہاں پر اسے غلط بیان پر مجبور کیا جارہا ہے اور اگر واقعی کوئی ایسی بات ہے تو ایک اور privilege motion بن جاتی ہے کہ کسی معزز رکن کو کوئی بھی اپنی پارٹی ہو یا غیر..........

جناب چیئرمین : ایوان میں ہر ایک کو بولنے کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔

حافظ حسین احمد : جناب آزادی تو ہے لیکن وزیر داخلہ یہ نہ کہیں کہ کسی بھی رکن کو زبردستی مجبور کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : کم از کم ایوان میں تو غلط 'صحیح جو کہتا ہے کہنے دیا جائے۔

حافظ حسین احمد : اگر واقعی کوئی ایسی بات ہے تو وزیر داخلہ کی حیثیت سے اس کے خلاف ایف آئی آر وہ درج کریں آپ خود وکیل ہیں ' جناب والا وزیر داخلہ صاحب نے کہا کہ ایس ایچ او صاحب نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے پوچھا کہ جی میں انہیں گرفتار کروں یا نہ کروں ہمارا موقف یہ ہے کہ ان کو روکنے کے بعد ڈپٹی کمشنر سے پوچھا کہ انہیں چھوڑوں یا نہ چھوڑوں سوال یہ ہے کہ اگر واقعی اقبال حیدر صاحب نہیں تھے۔

جناب چیئرمین : جو مجھے اطلاع ہے وہ بتاؤں گا لیکن اقبال حیدر صاحب کو آنے دیں ' پھر کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد : جناب والا ' ایس ایچ او کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ڈپٹی کمشنر سے پوچھتے۔

جناب چیئرمین : اب جتوئی صاحب کی بات سن لیں اقبال حیدر صاحب آئیں گے تو ان کی موجودگی میں بات کریں گے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا! آئین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے آرٹیکل 17 اور 19 freedom of association, freedom of speech جناب والا میں اس سلسلے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج صبح کو دس سوا دس بجے کے قریب مجھے ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ وہاں سے ہماری پارٹی کے اور N.D.A کے سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے حاجی یونس بلوچ اور بی ایم گٹی صاحب ' صبح دس بجے اسلام آباد کے لئے جب ہوائی اڈے پر پہنچے تو F.I.A. نے ہوائی اڈے سے ہی اپنے کمرے میں بلالیا اور وہاں سے اٹھا کر

ان کو لے گئے اور ان کا boarding card اور جو بھی تھا وہ سب سامان وغیرہ ساتھ لے گئے ہیں دوسرا سکھر ریلوے سٹیشن پر کل رات کو ہمارے کچھ Divisional Presidents وغیرہ اسلام آباد آ رہے تھے ان کو ٹرین سے اتار کر دس پندرہ کے قریب لوگوں کو وہاں سے بھی اٹھا کر لے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک عجیب قسم کی حالت ہے کہ نہ اب تک Federal Government نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کو ہمیں کیا کرنا ہے کیونکہ جب Federal Government فیصلہ کرے گی کہ جی اس ریلی پر پابندی ہے پاکستان کے خلاف کام ہو رہا ہے جب تک میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے کسی کو پکڑ کر لے جانا اور فلائٹ مین جب کہ وہ 9 بجے ہوائی اڈے پر پہنچے ہوئے تھے اور وہاں سے ایف آئی اے ان کو اٹھا کر لے گئی اور اب تک پتہ نہیں کہ وہ ان کو کہاں لے گئی ہے اور کس جگہ پر رکھا ہوا ہے یہ آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہو رہی ہے freedom of association جو ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: اس کو بھی اگر آپ لکھ کر دے دیں تو کم از کم وہ اطلاع بھی منگوالیں گے کہ کیا واقعات ہیں کیا بات ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی سید عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Sir, the views expressed by Hafiz Hussain Ahmad Sahib that the honourable Interior Minister should not have made even an aspersion against a Senator that he was not making correct statement and he is trying to believe only his SHO. Sir, because he was in custody, he informed us that is why I informed you. I was not having the telephone number of Dr. Noor Jehan Panezai Sahiba, I got your telephone number from Abdur Rahim Mandokhel that this incident has taken place. So Sir, I insist that this motion should be admitted.

جناب چیئرمین: جی آپ نے مجھے فون کیا اور اس کے بعد میں نے کیا۔ وہ آجائیں تو پھر ان کی موجودگی میں بات کرتے ہیں۔

Syed Abdullah Shah: Hundreds of people who came only yesterday from Sindh, what they have done is that the railway stations, the buses and the taxies they.

(*interruption*)

جناب چیئرمین: اس کی تو آپ مجھے علیحدہ motion دے دیں، سینٹر کے بارے میں تو اور چیز ہوتی ہے۔

Syed Abdullah Shah: What they have done is that the railway stations, the busses and the taxies they were being driven by police in plain cloths, people innocently sat in those vehicles and straight away from the railway station they were taken to police stations. Hundreds of people have been arrested.

Mr. Chairman: We will deal with those things in their own merits. ابھی تو یہ senator کا معاملہ اہم ہے وہ خود آ جائیں تو پھر میں بات کروں گا ابھی تو وہ پریس والوں کو راضی کر رہے ہیں۔

سید فصیح اقبال: جناب والا میں اپنی تقریر میں آپ کو بتاؤں گا کہ اس پر آپ کو یہ کہنا پڑے گا کہ پارلیمنٹ کی موجودگی میں اس قسم کی زیادتیاں ہو رہی ہیں، آپ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائیں، وزیر داخلہ، وزیر اطلاعات اور میں دو ممبر ایک اپوزیشن سے لیتا ہوں ایک treasury benches سے اور اس کو مستقل طور پر اس مسئلے کو حل کریں، روزانہ یہ ہوتا ہے ہاتھ پیر جوڑنا کیا ہے بھئی اگر پریس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو آپ اس کو discuss کریں اور یہ طے کریں کہ آئندہ اس قسم کے واقعات نہ ہوں یہ آخر وزارت اطلاعات کیوں کوئی حکمت عملی طے نہیں کرتی ہر وقت چھوٹی چھوٹی چیزوں میں ایسا ہوتا ہے اور ہر حکومت یہ کرتی ہے جو بھی آتی ہے press والوں کے ساتھ وہی سلوک تو اس کو آپ باقائدہ سنجیدگی سے لیں آپ یہ کہتے ہیں کہ صاحب پارلیمنٹ، پارلیمنٹ کی بالادستی کا آپ سب کو خیال ہے اب تو میں کہوں گا کہ آپ پارلیمنٹ کی تمام چیزیں بحال کریں جو اس کی supremacy ہے اس لئے کہ یہی موقع ہے لیکن جب پارلیمنٹ موجود ہے کیوں مظاہرہ ہو رہا ہے تو پارلیمنٹ کو آپ اس قابل بنائیں کہ کوئی مظاہرہ نہ ہو پارلیمنٹ کو بھی مضبوط کریں اس کا جو حق ہے اس کا رول ادا کرنے کا قوم کے مسائل میں اس کو دیں یعنی آج تو یہ عالم ہے کہ کبھی کوئی Bill آتا ہے پارلیمنٹ کے ممبروں کا۔ اخبارات نے لکھ دیا ہے اخبارات میں تو تمام کچھ لکھا ہوا ہے حکومت کے بارے میں تو حکومت مستعفی ہو جائے اس کا مطلب ہے کہ لوگوں کی رائے ہوتی ہے لیکن یہاں پر sponsored stories بھی چھپوائی جاتی ہیں جب بھی members کو کوئی مسئلہ آیا، کہا گیا member

سب Member لوٹ لئے گئے آپ یہ دیکھیں آپ custodian ہیں۔ اس ایوان کے آئین کے اب ایوان کو آپ کو ایسا ہی رکھنا پڑے گا جس کے ہم مستحق ہیں آئینی چیزیں ہونی چاہئیں اس میں اگر وزیر ذمہ دار ہے وہ پالیسی بیان دے کمیٹی بنائے بیچارے press والے کہہ رہے ہیں جب بھی کوئی مسئلہ ہوا یہاں بات ہوگئی دوسرے دن کسی اور پر ڈنڈا چل گیا تو جناب پاکستان کا press کوئی ملک کے خلاف نہیں ہے حکومت سے اختلاف رکھنا کوئی بات نہیں ہے اگر غلط ہے تو حکومت اس کو باقاعدہ try کرے جو قانون ہے ملک کا' اس کو استعمال کرے۔

جناب محمد ابراہیم خان: میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب والا یہ فصیح اقبال صاحب کا بیان یکطرفہ ہے وہ press کو سو دفعہ defend کریں مگر press کو check کیا جائے میرے پاس نوائے وقت کا 16 نومبر کا پرچہ ہے۔ اس کا کالم ہے ''سر راہے'' ۔ جناب والا' اس کو آپ غور سے سنیں ''مسافر شب کو ہوتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے'' کے مصداق وہ اگر ابھی سے تیاری شروع کریں گے تو منزل مقصود تک کیسے پہنچیں گے جہاں پیروں نے باقی تمام امیدواروں کے مقابلے میں زیادہ پیسے خرچ کئے تھے لیکن اس کے باوجود کامیاب نہ ہو سکے اب وہ سابقہ نقصان بھول کر دوبارہ جوا کھیلنے کی تیاری کر رہے ہیں ان کے پاس پیسہ بہت ہے پاکستان میں اگر کسی کے پاس اتنا پیسہ ہوتا تو اس سے پوری Assembly خرید سکتا تھا' یہ کیا ہے' کیوں پوری اسمبلی' کیوں ایک آدھ بھی نہیں' ....

جناب چیئرمین: جناب اشتیاق اظہر۔

سید اشتیاق اظہر: جناب والا فصیح اقبال صاحب نے کہا کہ آزادی صحافت ایک مقدس امانت ہے جس کو برقرار رکھنا صرف صحافیوں کا فرض نہیں ہے بلکہ پارلیمنٹ کا فرض بھی ہے کہ وہ صحافیوں کو تحفظ دے۔ میں جناب فصیح اقبال صاحب کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے آپ سے درخواست کرتا ہوں اس صورت حال پر غور کرنے کے لئے خاص طور پر Senate کا ایک خصوصی اجلاس بلایا جائے ایک full session ہو اور اس میں صحافیوں کے حوالے سے گفتگو کی جائے یہ روز روز کی باتیں جیسے کہ ہو رہی ہیں جا کر لوگوں کو بلا کر لایا جاتا ہے منایا جائے یہ ختم ہونا چاہئے اور اس معاملے پر سنجیدگی کے ساتھ غور ہونا چاہئے اور

ایسی صورت نکالی جائے جب پارلیمینٹ کا session ہو رہا ہو' کم از کم اس وقت صحافیوں کے ساتھ اس قسم کی کوئی بد سلوکی نہ ہو جس کا یہاں پر اشارہ کیا گیا۔

جناب چیئرمین : شکریہ' اچھا آپ صحافیوں سے ملے ہیں منسٹر صاحب کدھر ہیں ؟

سید فصیح اقبال : منسٹر صاحب کیفے ٹیریا میں گئے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے ہر دفعہ ہم بائیکاٹ کرتے ہیں آپ آتے ہیں کہ بھئی ہم آ گئے ہیں آپ آجائیں اس کا تدارک کریں کیونکہ کل رات کو غنی جعفر جو ہیں...........

جناب چیئرمین : میں نے اخبار میں پڑھا ہے۔

سید فصیح اقبال : اسی طرح سے مختلف صحافیوں کو مختلف طور پر سارے ملک میں اب وہ agencies کا نام آتا ہے ان کا رول آئینی یہ نہیں ہے اور میں اس پر سینٹ میں debate کراؤں گا تاکہ آئندہ کے لئے agencies کا role define ہو کیونکہ پاکستان ایک مہذب ملک ہے ووٹوں سے ملک بنا ہے یعنی قائداعظم کی اتنی بڑی تاریخ ہے ہم ایک چیز پر مضحکہ خیزی کر رہے ہیں یہ ملک جمہوریت کے نام پر ہے جمہوری اداروں کو پھلنا پھولنا چاہئے ٹھیک ہے کوئی disturb کرے' آپ اس کو پکڑیں کسی آدمی کو lawlessness کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور یہ بھی نہیں ہے کہ کسی شہری کو تقریر کرنے سے یا رائے دینے سے آپ نہیں روک سکتے۔ یہاں وزیر داخلہ صاحب تشریف رکھتے ہیں اس سے پہلے یہ مانے تھے۔ جب ان کی حکومت تھی اس وقت بھی یہ ہوا تین صحافیوں کو قتل کیا گیا جب ہم یہاں کوشش کرتے تھے فلاں کی حکومت ہے بھئی یہ حکومت کی بات نہیں ہے اپنے صحافیوں کے ساتھ کیوں ظلم روا رکھا جائے اگر وہ آپ سے اختلاف رکھتے ہیں تو آپ باقاعدہ قانونی طور پر جو law of the land ہے اس سے آپ try کریں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی آدمی نہیں مانے گا لیکن special قانون ایجنسیوں کو رکھنا کوئی ضروری نہیں۔

جناب چیئرمین : یحیٰی بختیار صاحب' میں ان کو پہلے floor دے چکا ہوں اس کے بعد آپ ۔

Syed Abbas Shah: Mr. Chairman, Sir, since I am on point of order, I will not allow any debate without procedure.

کوئی آدمی کھڑے ہو کر تقریر کر لے میں بھی تقریر کروں گا۔

جناب چیئرمین : I agree with you. یحییٰ بختیار صاحب کی بات سن لیں۔

سید عباس شاہ : یہاں پر نہ بات اٹھائی گئی نہ کچھ ہوا ایک آدمی کھڑا ہو کر تقریر شروع کر دیتا ہے ہم صحافیوں کی بات کریں گے یقیناً کریں گے اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے

but according to certain procedure

جناب چیئرمین : آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یحییٰ بختیار صاحب کی بات سن لیں

سید عباس شاہ : میں واک آؤٹ کرتا ہوں اسی چیز پر۔ کوئی issue نہیں ہے اور خوامخواہ یہاں پر بحث ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین : میں ان کی بات سن لوں۔

(*Interruption*)

جناب چیئرمین : شاہ صاحب بیٹھیں بات سن لیں۔

سید عباس شاہ : سر کیا بات سنیں گے۔ بات کس چیز پر ہو رہی ہے ؟

We are going out of tradition, out of procedure, out of our way. Sir, there should be a procedure followed, not for one man.

جناب چیئرمین : بات سن لیں۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : please بیٹھیں، بات سن لیں۔ please جتوئی صاحب

سید عباس شاہ : میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : شاہ صاحب بیٹھیں آرام سے بات سن لیں۔ I would request you, please بیٹھیں۔ میں بات سن لوں۔

حافظ حسین احمد : آرام سے بات کریں ہمیں کیوں آنکھیں دکھاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : حافظ صاحب پلیز بیٹھیں۔ جناب یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Mr. Chairman, it is very objectionable on the part of the honourable member. When you are Incharge of the House, he (Syed Abbas Shah) said, "I will not allow any debate". It is for you (Mr. Chairman) not to allow or allow. I protest against that and in sympathy with the Journalists we are going to walk out.

(*Pause*)

Mr. Chairman: I think, I will adjourn the House for 20 minutes to enable the honourable members to sort out these matters and then we will come back again to the House.

(The House then adjourned for 20 minutes)

(وقفہ کے بعد کی کارروائی)

سید عباس شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب میں ذرا اپنے الفاظ کی correction کے لئے میں "آئی اور وی" چونکہ انگریزی میری مادری زبان نہیں ہے نہ میرے گھر میں انگریز بیگم ہے جو میری انگریزی صحیح کرتی ہے لیکن وی آئی وی................. جب بھی میں "آئی" کہوں گا۔ تو میں اس ہاؤس کا حصہ ہوں۔

Mr. Chairman: That is the spirit of it.
باقی یہ ہے کہ ابھی میرے دفتر میں بھی میٹنگ ہو رہی تھی journalists کے درمیان اور چوہدری شجاعت حسین کے درمیان وہ بھی آکر statement دیتے ہیں تو I think he will be coming shortly to make a statement on the floor of the House.
وہ آگئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری شجاعت حسین صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں تھوڑا سا وضاحت کے ساتھ کہنا چاہوں گا آج صبح جب وزیر اعظم صاحب کو غنی جعفر والا مسئلہ گوش گزار کیا گیا تو اسی وقت انہوں نے پوری تحقیقات کا حکم دیا اور کہا کہ اس طرح کے واقعات نہیں ہونے چاہیں۔ کیونکہ آج مسلم میں کافی یہ چیز آئی ہوئی تھی۔ توہم نے اسی وقت اس کا نوٹس لیا اور فوری میں نے الطاف گوہر صاحب سے اور غنی جعفر سے بات کی ان سے معلومات حاصل کرنے کے بعد

آئی جی پولیس اسلام آباد سے بات کی اور انہوں نے ایک گھنٹہ کی مہلت لی کہ کیا مسئلہ ہے میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا کیونکہ وہ کچھ اور موقف دیں گے باقی کچھ اور موقف دیں گے۔ اگر اس کا حل کرنا ہے تو میں نے دوست صحافیوں سے بھی بات کی ہے اور ان کو بھی یہ بات باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ جہاں تک غنی جعفر کے کیس کا تعلق ہے اس سلسلے میں مجھے آئی جی اسلام آباد نے یقین دلایا ہے کہ مزید آج وقت دیں کیونکہ آج وہ ذرا مصروف ہیں انہیں دو دن کم از کم دے دیئے جائیں۔ دو دن کے اندر اندر ہم 'جو بھی اس کیس میں ملوث پائے گئے case بعد میں ہو گا اس سے پہلے ہم جو بھی ملوث پایا گیا' اس کو معطل بھی کریں گے اور ان کی وضاحت بھی طلب کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے اوپر action بھی لیں گے۔ جہاں تک دوسرے cases کا تعلق ہے جیسے بتایا گیا ہے ان کا بھی اس کے ساتھ ہونا چاہیئے وہ بھی اگر اس کے ساتھ link کرنا چاہتے ہیں لیکن اس طرح ہمیں ہفتہ ڈیڑھ کا وقت ضرور دیں یا اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے لیکن ان کا پتہ نہیں کہ کون کون سے cases ہیں وہ میرے ساتھ 'منسٹر انفارمیشن یا جو بھی یہاں سے لگانا چاہیں جیسے فصیح اقبال صاحب نے کہا ہے وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں وہ بھی ساتھ بیٹھ جائیں اور صحافیوں کے بھی دو تین نمائندے ساتھ بیٹھ جائیں' individual کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں یہاں پر یا پنڈی میں یا کسی اور جگہ کے اوپر' وہ بھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ حل کریں گے۔ قطعاً یہ میں وثوق سے کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک رپورٹر کا تعلق ہے اگر اس بات کے اوپر victimize کیا جائے اور پچھلی حکومتوں میں کہا جاتا تھا ہماری حکومت کے اندر قطعاً victimize نہیں کیا جائے گا اس بات کے اوپر، کہ اس نے فلاں آدمی یا شخص کے خلاف میرے خلاف یا لالیکا کے خلاف یا کسی کی ذات کے خلاف اگر کوئی چیز لکھی ہے رپورٹر کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ خبر کو نکال کر لائے اور جہاں سے مرضی ہے اسے ملے تو اس کا یہ مطلب کبھی نہیں ہوتا کہ ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا دوسرا انہیں یقین دلاتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ بائیکاٹ کو چھوڑ دیں۔

جناب چیئرمین: مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی statement کے بعد تشریف

لائیں گے۔ جی دوسرے جو مسائل تھے اس میں دو مسائل پیش ہوئے ہیں ایک تو گلزار صاحب کا، وہ آپ مہربانی کر کے رپورٹ لے کر مجھے دے دیں۔ جو تھا اقبال حیدر صاحب کا مسئلہ اس میں پوزیشن یہ ہے کہ کل مجھے سینیٹر عبداللہ شاہ صاحب کا فون آیا اور اطلاع دی کہ سینیٹر اقبال حیدر کو custody میں لے لیا گیا ہے۔ جونہی مجھے اطلاع ملی میں نے وزیر داخلہ سے رابطہ کیا اور انہوں نے فوری طور پر مجھے کہا کہ اس قسم کی کوئی بات ہو نہیں سکتی کیونکہ ہماری واضح ہدایات ہیں بہرحال چونکہ یہ اطلاع آپ نے مجھے دی ہے مجھے وقت دیں تاکہ میں اس کو verify کر کے دوبارہ میں آپ کو درست اطلاع دوں گا۔ انہوں نے مجھے کوئی 5/10 منٹ بعد دوبارہ فون کیا جی میں نے verify کیا ہے ضلعی انتظامیہ سے، اور انہوں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن میں نے ڈی سی صاحب سے کہا ہے کہ آپ سے وہ بات براہ راست بھی کر لیں۔ چنانچہ D.C. نے مجھ سے ٹیلیفون پہ بات کی اور بتایا کہ اقبال حیدر صاحب وہاں موجود تھے اور وہاں سے فون پر پوچھا گیا کہ کیا ہمیں ہدایات ہیں تو ہم نے واضح طور پر کہا ہے کہ کسی سینیٹر اور ایم این اے کو ہاتھ نہیں لگانا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ میں نے check کیا کہ اقبال حیدر صاحب آ گئے ہیں تو عبداللہ شاہ صاحب نے کہا کہ نہیں آئے ہیں۔ تو میں نے دوبارہ D.C. کو فون کیا کہ بھائی دیکھیں کہ آپ نے مجھے اطلاع دی تھی لیکن ابھی تک ان کا کچھ پتہ نہیں چلا ہے Please verify from all the police stations and particularly Aabpara Police Station. تاکہ ہم مطمئن ہو جائیں کہ کوئی وہ حراست میں نہیں ہیں تکلیف میں نہیں ہیں۔ انہوں نے دوبارہ مجھے verify کر کے اطلاع دی کہ تھانے سے بھی پتہ کیا ہے ان کے مطابق شفقت محمود صاحب ہیں جن کو arrest کیا گیا تھا اور اقبال حیدر صاحب ان کو تھانے ملنے آئے تھے اور ان سے بات چیت کرنے کا موقع دینے کے لئے کہا تھا چنانچہ بات چیت کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔ 20/25 منٹ وہاں رہے تھے اور اس کے بعد وہ چلے گئے۔ یہ ان کی version تھی۔ بہرحال آج جو statements ہوئیں اس کے بعد مزید وزیر داخلہ صاحب سے کہوں گا کہ ان کی مزید تحقیقات کر کے مجھے بتائیں۔

In the meantime, I will reserve my ruling on these motions and I will consider them in the light of the statements also the further

investigations that may be made by the Interior Minister on their question. یہ جو گلزار صاحب کا ہے اس کی بھی آپ رپورٹ مہربانی کر کے مجھے کل تک پہنچا دیں کل تو آپ busy ہوں گے پرسوں تک' تاکہ اس پر بھی فیصلہ کیا جا سکے۔ شکریہ۔

جناب گلزار احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر جناب میں عرض کروں گا کہ ممبر کو صرف گرفتار کرنے کی بات نہیں ہے family members کو ہراساں کرنے کی میں نے بات کی تھی اس کا بھی ذرا ذکر فرما دیں علاوہ اس کے press کے ممبران House میں موجود نہیں ہیں اور جو statement منسٹر صاحب نے دی ہے اس کے متعلق پتہ نہیں چل سکتا کہ وہ satisfied ہیں یا نہیں۔

(مداخلت)

جناب گلزار احمد خان : یہ واقعہ بار بار ہو رہا ہے یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : جہاں تک آپ کا معاملہ ہے وہ سارے دیکھے ہوئے ہیں۔ اس ساری پہ پوچھ کر یہ ہمیں بتائیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا جہاں تک سینیٹر گلزار صاحب کا تعلق ہے وہ ظاہر ہے پنجاب سے رپورٹ منگوانی ہے۔

جناب چیئرمین : مہربانی کر کے کہہ دیں کہ فیملی ممبر کو ہراساں نہ کیا جائے اور رپورٹ پوچھ لیں اور تدارک کریں۔

چوہدری شجاعت حسین : جہاں تک اقبال حیدر صاحب کا تعلق ہے تو وہ اگلے ہفتے میں رکھ لیں۔ میں اور اقبال حیدر صاحب آپ کے پاس آ جائیں گے تو اس طرح کر لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

Mr. Abdullah Shah: Sir, so far the privilege motion moved by me is concerned, it will not be proper if this matter is settled between the Minister of Interior and Mr. Iqbal Haider. I should be part of that.

جناب چیئرمین : جب کوئی بات ہوئی تو آپ کو بھی بلا لیں گے۔

Mr. Abdullah Shah: That is my motion. I will stick to it.

Secondly, Sir, when we say that functioning of the the Proceedings of the Senate should be allowed to go smoothly. Now Sir, journalists or Press is the fourth pillar of state. We do not get any coverage of our proceedings through the Government controlled media. It is only the free press which can cover us. So, in their absence. I think it is not proper that we should proceed with the proceedings in the House till they come back.

جناب چیئرمین : جی میرا خیال ہے وہ آ رہے ہوں گے بہر حال فصیح صاحب ذرا دیکھ لیناوہ مہربانی کر کے آپ کے دوست ہیں۔

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر پر عرض ہے کہ ابھی میں نے وزیر داخلہ کا وضاحتی Policy statement سنا ہے میرا خیال ہے Press والے بھی یہی چاہتے تھے ' کل House میں نہیں کہتا تھا۔ کئی ماہ سے ایسی باتیں ہو رہی تھیں وہ ساری چیزیں یکجا ہوئیں۔ "The Muslim" کے ایڈیٹر کا مسئلہ تھا اس میں میں خیر مقدم کرتا ہوں اب انہوں نے یقین دہانی کرادی ہے تو میں کہتا ہوں کہ سلسلہ کا کوئی مستقل حل نکالیں۔ میں پرسوں ہی اپنی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس بلا رہا ہوں اور اس میں میں توقع کرتا ہوں کہ منسٹر داخلہ بھی ہوں Minister for Information بھی ہوں۔

آوازیں : پرسوں نہ کریں۔

سید فصیح اقبال : نہیں پرسوں کریں تاکہ مسئلے کا حل ہو پرسوں اجلاس بھی ہمارا ہی ہے بہر حال اگر آپ اس میں نہ آئے تو دیکھیں گے۔ لیکن آپ نے خود کہا کہ کمیٹی اجلاس بلائیں آپ خود بھی احساس کر رہے ہیں۔ آپ Press والوں کو یقین دلائیے کہ ہم Press والوں کے ساتھ ہیں۔ House کی طرف سے احساس دلائیں کہ جمہوریت کے لئے جان ہے تو جب بھی کوئی غلط کام ہو تو اس کا طریقہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : میں بالکل جی آپ کا sense لیتے ہوئے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم Press کا بے حد احترام کرتے ہیں ان کو اپنی کارروائی کا حصہ سمجھتے ہیں اور ہماری کوشش ہوگی کہ ان کا ہر قسم کا تحفظ کیا جائے اور ایوان ان کے ساتھ ہے۔

جناب چیئرمین : طارق چوہدری صاحب آپ تقریر فرمانا پسند کریں گے ؟

جناب یحیٰی بختیار : اب پوائنٹ ہی نہیں رہے کوئی۔

جناب چیئرمین : یعنی اب مارچ نہیں ہو گا۔

جناب یحییٰ بختیار : نہیں جی کوئی پوائنٹ ہی نہیں رہا۔ انہوں نے مارچ ہی بند کر دیا ہے لوگوں کو جیلوں میں ڈال دیا ہے۔

جناب چیئرمین : مطلب ہے کہ اب ہو گا کہ نہیں ہو گا۔

جناب یحییٰ بختیار : مارچ ضرور ہو گا۔ یہ جو کہہ رہے ہیں سب کو گرفتار کر لیا۔
(فارسی........... کسے نہ ماند کہ نادر یہ تیغ نار کشی۔
ہزاروں لوگوں کو گرفتار کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : جبار صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

میر عبدالجبار : گزارش یہ ہے کہ تمام بات چیت جو اس معزز ہاؤس میں ہوئی، تو یقیناً ایک قابل تحسین ہے جو انہوں نے ایک فیصلہ کیا۔ وزیر صاحب نے اپنی دے دی اور دوستوں نے فرما دیا۔ میں یہ گزارش کرتا تھا کہ مسلسل تین روز سے میری تحریک التوا آ رہی تھی جو میں نے دی تھی۔ اس سے تو غالباً یہ اہم بات discuss ہو رہی ہے۔ اگر مہربانی کر کے کل اس کو رکھ لیں تو مہربانی ہو گی۔ مسلسل تین روز سے آ رہی ہے۔

جناب چیئرمین : وہ تو ویسے بھی کل آئے گی۔ ساری آ جائیں گی۔ تو ہاؤس کو adjourn کر دیں۔

[The House then adjourned to meet again at 10.00 a.m. on 18-11-1992]

PCPPI—586(96)Senate—12-09-1998—180.